Brown Book

UNIVERSAL LIBRARY
OU_224830
UNIVERSAL LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Checked 1965

ضمیمہ

CHECKED. 1957 CHECKED

روئداد اجلاس چہارم ندوۃ العلما

سال گذشتہ کی طرح ہم چاہتے ہین کہ بعض امور ملحقات روئداد ضمیمہ مین بیان کرین انمین سب سے اوّل سپاسنامے ہین جو مختلف شہرون سے جلسے مین آئے ہین تین سال سے برابر سپاسنامے آتے ہین اور ہم مکررات کو حذف کرکے اِس مرتبہ اُنھین درج کرتے ہین صرف دو وجہ سے **اوّل** تو اُن حضرات کے جوش و ولولہ قائم رکھنے اور بددل نہونے کیلیے جنھون نے اُن سپاسنامون کو بھیجا ہے **دوسرے** اور مسلمان بھائیون کی ترغیب کی غرض سے تاکہ دیکھکر اُنہ ... ز ... ندوۃ العلما کہ ا ...

ندوۃ العلما کا ایک بڑا مقصد دلی اتفاق اور رفع نزاع ہے مگر اتفاق سے دوسرے اہم
کام کرنا مقصود ہین اسلیے اُن ہمدرد بھائیون سے یہ اُمید کی جاتی ہے کہ ایئن مدد دین
اور ندوۃ العلما کے مقاصد اور اُسکی تجویزون پر غور کرین کہ شوکت اسلام اور آیندہ
نسل کے لیے وہ کسقدر مفید ہین اور کس کس قسم کی مدد کے محتاج ہین۔ ای قادر مطلق تو ہماری بگڑی کو
بنا دے اور ہمارے بھائیون کو توفیق دے کہ وہ ایکدل ہوکر ندوۃ العلما کی اعانت پر مستعد ہوجائین

سال گزشتہ مین جلبپور۔ عظیم گڑھ۔ امرتسر۔ رائے بریلی فتحپور سیلطان پور۔ بدایون
سے سپاسنامے آئے تھے۔ اِس سال بارہ شہرونسے آئے ہین اُنہین سے بعض نقل کیے جاتے ہین

سپاسنامہ از جانب معین الندوہ عظیم آباد پٹنہ

نہ من بر ان گل عارض غزل سرایم و بس
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند

ہم لوگ اولاً خداوند عالم کا شکر بجا لاتے ہین کیونکہ جتنی نعمتین جنسے کہ ہم کامیاب ہوتے
ہین اُنکا سلسلہ اُسی کیطرف نہایت پذیر ہوتا ہے اور جتنی نیکیان جنکو کہ ہم کرتے ہین اگرچہ
بظاہر ہمارے قوی سے صادر ہوتی ہین مگر اصل باعث اُنکا اوسی کا لطف و احسان ہوتا ہے
ثانیاً ندوے کا شکر
جسکا وجود خود ایک
بڑا

وتکمیل و تہذیب و ترقی وصلاح وفلاح دارین کی راہ دکھلا رہا ہے کیون نہین ہم ندوے کی
عظمت وسپاسگزاری کو سعادت اور باعث خوشنودی جناب باری تصور کرین جبکہ علماے
عرب وعجم نے بلا خلاف ندوہ کو انصاف کے ہاتھون سے قبولیت کی آنکھون پر جگہ دی ہی
اور عقلاے دہر نے اُسکے محاسن اور خوبی اور عمدگی اور ضرورت پر بالاتفاق صاد کیا ہو
ہم ندوے کو افکار کا نتیجہ اور غور و تامل کا ثمرہ نہین سمجھتے بلکہ ایسا خیال کرتے ہین (اور
غالباً ایسا ہی ہے) کہ رحمت آلہی نے جو کہ ہمیشہ اصلاح احوال عباد مین مصروف رہتی
ہے ہماری ترقی وبہبودی وتقویت دین وملت وترویج شریعت واشاعت اسلام
واستحکام قواعد ایمان وافشاے احکام ودفع جہالت وسفاہت وازالۂ الحاد وزندقہ
ورفع نزاع وتفرق تفرقہ کے واسطے ایسا مستحسن طریقہ القا کیا ہے اور علما جو کہ خیر العباد
ہین اُنکے روشن ضمیر دلن کو اس نور الہام کا مورد اور مہبط بنایا۔ اس جگہ ہم اُن محترم
حضرات علما وفضلا وصلحا کا شکریہ ادا کیے بغیر نہین رہ سکتے جنکی کوشش اور سعی سے
یہ نور الہام یا نور اسلام مدت قلیل مین تمام ہندوستان بلکہ اکثر اطراف جہان مین پھیل
پڑا اور جنکے حسن انتظام اور بلیغ اہتمام سے اس حقانی نور نے سال چہارم مین اپنا قدم
ناز رکھا اور جنکے مساعی جمیلہ سے یہ طفل چہار سالہ اس سال بمقام میرٹھ بصد جاہ وجلال تخت
تجمل پر جلوس شاہانہ فرمائے گا۔ اس مقام مین اگر ہماری زبان قلم سے حسرت کے ساتھ نالہ
بلند ہو تو حضرات معذور رکھینگے کیونکہ یہ دولت اس سال گویا ہم لوگون کے نصیب ہو چکی
تھی اور یہ ہما [illegible] سعادت ہمارے شہر اور اہل شہر پر گویا سایہ افگن اقبال ہو چکا تھا
مگر [illegible] ہم لوگون کی تقدیر مین یون لکھا تھا کہ ہم لوگون کو ایک سال تک صبر و
انتظار کرنا ہوگا اور سال آیندہ کے وعدے اور مژدے سے دل کو تسلی اور تشفی دینا
ہوگا اور اس سال یہ دولت دوسرونکے حصے مین ہے دوسرے لوگون کا دامن آرزو
اس نقد سے مالا مال اور دوسرون کی نگاہ شوق اُسکے دیدار سے کامیاب ہوگی۔ خیر

ندوے کا سالانہ جلسہ جہاں ہو ہم اوسکو مبارکباد ایک نہین بلکہ ہزار مبارکباد دیتے ہین
مصرع ہزار بار بگفتیم و دل کم ست ہنوز۔ فقط ہم ہی چند اشخاص شکر گزاری اور ہمدردی
اور دلچسپی اور تحسین اور جوش کے ساتھ اظہار مسرت مین شریک نہین ہین بلکہ ہمارے شہر
کے معزز حضرات روسا و عمائد و علما و صلحا و فضلا و اطبا و شعرا سب ہی ندوے کے ساتھ
دلچسپی رکھتے ہین اور سپاسگزاری و ہمدردی کرتے ہین! اور ندوے کے ساتھ جملہ مقاصد
مین ہمزبان اور ہمداستان ہین اسی لحاظ سے جلسہ معین الندوہ منعقدہ ۴ شوال نے
شہر کے اکثر معزز و محترم و نامآور حضرات کو بارادہ روانگی مقام میرٹھ و شرکت جلسہ سالانہ
ندوہ بنظر سفارت و وکالت منجانب جلسہ انتخاب کیا تھا اور اُن حضرات نے منظوری و
قبول سفارت جلسہ کو ممنون و مشکور فرمایا تھا مگر اکثر حضرات کو موانع و مشاغل اور مکارہ
زمانہ نے مجبور و معذور رکھا بدین وجہ ان حضرات منتخب شدہ سے فقط دو ہی بزرگوار
بنظر شرکت جلسہ تشریف فرما ہوئے یعنی جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول
ماہر حدیث سرمایہ ناز تفقہ صاحب آثار سنن ہادی زمن کامل الفن سرمست خمخانہ
ذوق جناب مولانا ظہیر احسن صاحب شوق اور والا دودمان عالیشان صاحب
نام و نشان امیر بن الامیر رئیس بن الرئیس معین الندوہ مولوی سید علی اسلم صاحب
پھلواروی اور حقیقت مین فقط یہی دونون محترم حضرات نہین تشریف لیجاتے ہین بلکہ ہم
آرزومندون کی فوج تمنا اور ہم بلاکشان ناکامی کا لشکر حسرت اِن دونون بزرگوارون
کے ہمرکاب ہی بلکہ شوق نے اپنے تاثیر دار افسون سے ہم سب کے قلب کو اُن دو سے بیکر
قالبو نمین رکھدیا ہے اور بحکم شوق ہم سب کی مشتاق روحین اور آرزومند جانین ساتھ
ہوگئی ہین اب کلام کو ہم دعا پر ختم کرتے ہین سے این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد
ای میرے اللہ بیکسون کو پناہ اور ناکسون کو آبرو اور خستہ دلون کو مرہم اور شکستہ
حالون کو مومیائی بخشنے والا ندوے کو ترقی عطا فرما اور اُسکے مقاصد کو تمام اور اُسکے

فوائد کو عام کر اُسکی ترقی سے ہماری ترقی اور اُسکے مقاصد مین ہمارے مقاصد اور
اُسکے فوائد مین ہمارے فوائد ہین۔

عبد الباری ناظم جلسہ معین الندوہ شہر پٹنہ

سپاسنامہ منجانب مجلس معین الندوہ بہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ہم ممبران جلسۂ معین الندوہ اس سپاسنامے کے ذریعے سے آپ حضرات ارکین ندوۃ العلما
کے اس بزرگانہ احسان اور عنایت کا بکمال ادب و انکسارانہ دل سے شکریہ ادا کرتے
ہین کہ ہم لوگون کی درخواست کرنے پر آپ بزرگان دین وملت نے ہمارے محقر بلدے
مین مقدس علماے اُمت کے ایک وفد کو بھیجکر مواعظ حسنہ سے ہماری صلاح وفلاح
دارین کے واسطے سعی و کوشش کو مبذول فرمایا جزاکم اللہ فی الدارین خیراً
آپ حضرات علماے کرام و شیوخ عظام جو عام مسلمانون کے دینی اور دنیاوی بہبودی
کے لیے کوشان ہین اور صرف اوقات عزیز و تکلیف سفر وانواع محنت گوارا فرماتے ہین
اور ان سب متبرک کوششون مین آپ بانیان وارکین ندوہ کو کامیابی حاصل ہونا صرف
یہی ہے کہ عامۂ اہل اسلام کو دینی اور دنیاوی بہبودی نصیب ہو تو بھلا کون ناعاقل مسلمان
ہوگا جو آپ حضرات کے مساعی جمیلہ مین کامیاب ہونے کے لیے خلوص دل سے درگاہ الٰہی
مین دعا نہ کرے اور ہاتھ اُٹھاکر بتضرع وزاری آمین نہ کہے۔ اصلاح طریقۂ تعلیم مدارس
اسلامی۔ درستی نصاب درس۔ بناے دارالعلوم۔ اشاعت علوم وفنون۔ اصلاح رسم و
رواج۔ تقرر واعظین۔ دارالافتا قائم کرنا۔ طرز اداے عبادت کے فروعی مسائل مین اختلاف

کے سبب سے باہمی نزاع و نفاق کا روکنا۔ رسالہ بازی سے پرہیز۔ غلبہ آراسے امور کا فیصل پانا۔ اِن سب اُمور مین ہملوگ آپ مقدس حضرات اراکین ندوہ کے ساتھ پورے متفق الراے اور اِن مقاصد و اغراض مین حتے الوسع ہر طرح سے شریک ہین والسلام

نظیر الحق سکرٹری معین الندوہ۔ نثار علی۔ سید امیر الدین احمد۔ سید نصیر الدین احمد

سپاسنامہ منجانب مخدوم زادگان و عامۂ اہل اسلام رُدولی

ہم لوگ ابتک ایک گہری نیند مین بے حس پڑے سوتے تھے کہ شاہ محمد مختار احمد احمدی فاروقی الصابری کی مشکور اور بے روک کوشش نے بیدار کرکے یاقومنا اجیبوا داعی اللہ کیطرف جو ندوۃ العلما کی خوش آیند پکار رہے ہے متوجہ کردیا اور اُسکے محدود اثر کو وسعت ہی نہین دی بلکہ اِس قومی جلسے کی عظمت اور عقیدت کا سکہ بٹھا دیا پس اگر تمام اہل اِسلام ندوۃ العلما کا شکریہ تہ دل سے خلوص اور عقیدت کے لہجے مین نہ ادا کرین تو بیشک نہایت ناشکری اور احسان فراموشی ہوگی کیونکہ اِس با وقعت اور اِسلامی انجمن کے مفید مقاصد برکت خیز اور ترقی بخش دینی و دنیاوی امور جنکی شہادت اُسکی حیرت انگیز ترقی اور قبولیت عام خود دے رہی ہے اور اسمین شک نہین کہ عموماً اسلامی دنیا نے جس دلی توجہ سے قبولیت اور محویت کی نظرون سے دیکھا وہ کافی ثبوت عنایت ایزدی اور تائید نبوی کا ہے۔ اِسلامی دنیا خوب جان لے کہ یہی وہ متبرک اور مقدس انجمن ہے کہ دین کے ساتھ دنیا کے مشکلات اور کشمکش سے بچاکر علم اتفاق ہمدردی اور اولوالعزمی کے عروج کمال پر انشاء اللہ تعالی پونہچانے والی ہوگی۔ لہذا ہم مسلمانان قصبہ ردولی شریف سچے اور خالص دل سے جوش قلبی کے ساتھ بذریعہ سپاسنامۂ ہذا عموماً تمام اہل اسلام اور خصوصاً حضرات اراکین کی خدمت مین اِس محترم جلسے کی بابت جو ہمارے تمام دینی و دنیاوی امور کا کفیل ہی مبارکباد دیتے ہین اور خداے تعالی سے دُعا

کرتے ہین کہ اِسمین روزافزون ترقی اور عملی استحکام عطا فرمائے اور اُن حضرات کو جواِین قدمے سخنے درمے شریک ہون اجرعظیم نصیب ہو بحق النبی وآلہ الامجاد

ہم لوگون کیطرف سے اشرف الحاج مولانا محمد سلیم صاحب انصاری وکالتاً حاضر اجلاس ندوۃ العلما ہوتے ہین فقط

حافظ عبدالغنی انصاری وکیل - محمد کرم رحمن نعمانی صفوی - محمد فریدالدین نعمانی صفوی محمد حمید احمد احمدی صابری متولی وعصابردار درگاہ شیخ العالم قدس سرہ - محمد احمد احمدی صابری معافیدار درگاہ شیخ العالم قدس سرہ - حقیر ناصر احمد احمدی معافی دار درگاہ شیخ العالم قدس سرہ - خواجہ حلیف احمد - محمد حلیم انصاری - محمد سعید انصاری سب رجسٹرار چندوسی - محمد کریم الدین نعمانی - محمد حبیب الرحمن نعمانی صفوی تحصیلدار ریاست بلرام پور خواجہ فضل احمد - محمد غوث احمد نعمانی - محمد بشیر الدین احمد عفی عنہ - عاصی سید عبدالقادر عفی عنہ - حافظ جمیل الدین - فقیر عارف احمد احمدی - فقیر صدیق احمد احمدی - مہر علی رُدولوی محمد نعمت الرحمن نعمانی - محمد الطاف الرحمن حنفی عفی عنہ بقلم خود - محمد افضال الرحمن نعمانی حنفی بقلم خود - سید محمد حسین - رحیم الدین نعمانی - محمد یوسف عفی عنہ - احسان الدین احمد نمبردار ظہیر الدین احمد خواجہ حال نمبردار - امین الدین ممبر - خواجہ اقبال احمد - شفقت رسول بقلم خود چودھری کرامت حسین متولی بنی خانہ - حفیظ الرحمن بقلم خود تعلقدار برئی پرگنہ رُدولی - خواجہ محمد بشیر گزارہ دار تعلقہ برئی - فیض الحسن کاندہلوی مقیم رُدولی - چودھری خواجہ محمد یونس افتخار احمد احمدی - چودھری محمد عباس قانونگو - صفدر خان بقلم خود - سید ابوالحسن قادری سید راحت حسین قادری - سید نورالحسن قادری - چودھری اعانت رسول - احمد رسول اصغر علی منیجر پرائیوٹ اسکول رُدولی - احسان الدین - عنایت احمد احمدی - معین الدین احمد احمدی شیخ عبدالحکیم - اقبال رسول - حافظ ہادی رضا امام مسجد جامع - مبارک علی تاجر سید ولایت حسین -

سپاسنامہ از جانب اہل اسلام ہوشیارپور

اگرچہ ہملوگون کا آپ کے اُن عالی اور بے انتہا احسانات کے مقابلے مین جو شمس ضحی کیطرح صرف ہمپر ہنین بلکہ کل اسلامی دنیا پر آپنے مبذول فرمانے کا ذمہ لیا ہے زبان قلم سے شکریہ ادا کرنا دشوار ہی مگر اس اعتراف کے ساتھ ہم اپنے قلبی یقین اور دلی خوشنودی کے اظہار کے بغیر بھی ہنین رہ سکتے بلکہ اُس سے اغماض کرنا کفران نعمت سمجھتے ہین بنائٗ علیہ اظہار شکریے کے ساتھ صدق دل سے دعا بھی کرتے ہین کہ حق تعالی جو منعم حقیقی ہے آپکے ہر فرد و مجموعۂ افراد کو اس مہم عظیم کے اہتمام و اختیار کا اجر عظیم عطا فرمائے اور آپکے جملہ مطالب کو حسب مرام و بخیریت تمام بر لاوے اور آپسے یہ التجا ہے کہ آپ اپنے ان دعاوی کے اجرا مین متوکلاً علی اللہ خلوص قلب سے ضابط رہین کسیوقت بھی کوئی کسالت نزدیک نہ آنے دین واللہ الموفق والمعین ہم مین سے بوجہ اتفاق زمانہ اس متبرک جلسے مین کوئی بھی بجز مولوی غلام محمد صاحب کے شریک ہو کر مفتخر ہنین ہو سکا انشاء اللہ تعالی بشرط زیست آیندہ موقع پر یہ آرزو بر آوے گی۔

الہی بخش وکیل عفی عنہ۔ شیخ عمر بخش وکیل ہوشیارپور۔ بندہ جان محمد عفی عنہ صدر قانونگو ہوشیارپور خلف حضرت مولوی غلام حسین صاحب ہوشیارپوری شیخ رحمت علی سوداگر۔ محمد عمر طبیب۔ محمد بخش شلخوان۔ شیخ مہر علی۔ خان محمد مینوسپل کمشنر۔ جلال الدین خان رئیس بہان خیلان۔ شہاب الدین دفعدار پنشنر بقلم خود۔ بندہ خدابخش رئیس بقلم خود۔ مانی خان بہان خیلان۔ غلام باری وکیل۔ بندہ محمد صدیق بفضل محمد بقلم خود۔ دین محمد بقلم خود۔ فقیر عبد اللطیف

سپاسنامہ از جانب اہل اسلام جالندھر

نحمدہ و نستعینہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اہل اسلام جالندھر بذریعہ انجمن حمایت اسلام کے جسکے چند اراکین کو اسوقت شرف حضوری حاصل ہے ندوۃ العلما کے مبارک و مستحسن اغراض و مقاصد سے دلی ہمدردی کا اظہار اور اوسکی کوششون کا جو خالصۃ للہ قوم کی بہبودی دارین کے لیے عمل مین آرہی ہین۔ نہایت گرمجوشی سے شکریہ ادا کرتے ہین۔

کچھ عرصہ ہوا کہ جناب مولانا مولوی حکیم شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی نے جالندھر مین قدم رنجہ فرمایا تھا اور اُنکی زبان فیض ترجمان سے ندوہ کے حالات سنکر بہت سے دل بیچین ہو رہی تھی بقول شخصے ع سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا۔ یعنی مولانا و مقتدانا جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس شہر کو شرف بخشا اور ندوے کے اغراض و مقاصد کو بڑی شرح و بسط سے بیان کیا۔ شکر ہے کہ جو کچھ ہمنے سنا تھا اُسکا سمان آج ہماری آنکھون کے سامنے ہے اور علماے اسلام کی اسقدر مقدس اور نورانی صورتین ایک جگہ نظر آتی ہین جو شاید اس سے چند سال پہلے خیال مین بھی نہین آسکتی تھین اس متبرک نظارے سے ہمارے دل بہت متاثر ہوئے اور ہم صدق دل سے دعا کرتے ہین کہ ندوہ اپنے مقاصد اور اغراض مین کامیاب ہوا ور اسکی سعی مشکور۔ آمین۔

فقیر فضل محمد عفا عنہ الاحد سکرٹری انجمن حمایت اسلام جالندھر۔ غفور اللہ شاہ عفی عنہ صدر انجمن حمایت اسلام جالندھر۔ محمد ابراہیم عفی عنہ رکن انجمن حمایت اسلام۔ نذیر احمد عفی عنہ رُکن انجمن حمایت اسلام مسکین غلام محی الدین۔ محمد بخش مشلوان رکن انجمن حمایت اسلام خاکسار احمد بخش مالک اخبار قیصری جالندھر بقلم خود۔ قاضی شاہ محمد رئیس جالندھر۔ قاضی علی محمد رئیس جالندھر۔ سید سعید اللہ شاہ عفی عنہ۔ سید محبوب عالم قاضی صدر و رئیس جالندھر کمترین عبد الرحمن رکن انجمن حمایت اسلام۔ کمترین غلام محی الدین ہیڈ ماسٹر اسکول نورمحل ضلع جالندھر۔ خاکسار چراغ محمد رئیس اعظم جالندھر۔ عاجز محمد معصوم سرہندی نقشبندی

قاضی عبدالغنی - احقر الناس سید عبدالرسول حسینی - سید غلام نبی حسینی - سید ہدایت حسین معصیت ممتلی مملوک علی عفی عنہ - سید موید علی دہلوی - سید فتح شاہ - میر محمد خان - بندۂ غلام رسول - سید غلام قادر رئیس جالندھر - بندۂ سید چراغ علی - محمد اشرف داروغہ حکیم سید محمد یسین میتری قادر بخش - نامدار چیف نقل نویس - سلطان احمد - فضل الٰہی - حیدر بخش - احمد بخش لوکل فنڈ کلرک محکمۂ صاحب کمشنر قسمت جالندھر - شیخ غلام احمد حافظ وزیر الدین - فیاض محمد خان - حقیر الٰہی بخش ناصر لکھنوی - عطا محمد خان میر محلہ دار - وزیر علی ولد شیخ محمد شیر بقلم خود -

سپاسنامہ از جانب اہل اسلام شملہ

بعد حمد و صلوۃ ہم جمیع مسلمانان شملہ ندوۃ العلما کے اغراض و مقاصد سے جو مسلمانون کے لیے اس زمانے مین نہایت ضروری و مفید ہین اتفاق کرتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ ندوے کو اپنی امیدون مین کامیاب کرے آمین ثم آمین -

عبدالقادر ناظم جلسہ تائیدی ندوہ - حافظ ولی الحسن امام مسجد بوچڑان - خادم المسلمین غلام محمد بقلم خود - عبدالرحمن امام جامع مسجد شملہ - فقیر عبدالسلام امام مسجد واقع کوہ شملہ مسکین حبیب اللہ امام مسجد متصل بارکیٹ بقلم خود - بندۂ سعادت علی بقلم خود - امداد حسین جگر محمد قیام الدین - نیازمند بے نیاز نجم الدین - رستم جیو صابر جیو - عبدالاحد بقلم خود - محمد عبداللہ احمد شاہ - سید ولایت علی شاہ - حاکم علیشاہ - مراد علی شاہ - حبیب اللہ - محی الدین - سید رحمت علی شاہ بقلم خود - لطف علی شاہ - شاہ محمد - فیاض الدین - سید مہدی حسین گیلانی - فضل محمد ہیڈ ماسٹر - ماسٹر مولا بخش - حکیم عبدالرحمن - بندۂ محمد عبداللہ بقلم خود - عبدالعزیز جمال الدین - حفیظ اللہ - نورالدین - منشی الہ یار خان - مولا بخش - عبدالغنی - شہاب الدین - ولی اللہ سید تجمل حسین لاہوری - نعمت علیخان منیجر - شیخ محمد سعید الدین - امیر الدین - عبدالرحمن خان بق محمد علی - کریم بخش - جان محمد - جو نام نہین پڑھے گئے وہ نہین لکھے گئے

سپاسنامہ از جانب انجمن انوار محمدیہ امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و نصلے علی رسولہ الکریم

سرگرم حامی دین متین ملجاء الاسلام و المسلمین حافظ شریعت غرا ناصر ملت بیضا زبدۃ الفضلا قدوۃ الکملا صدر نشین ندوۃ العلما لازالت شموس افاداتہا طالعۃ و بدور افاضاتہا لامعۃ سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار واجب الرحم مسلمانون کی قسمت کا جہاز جسپر اُنکی فلاح دارین کا سرمایہ اور علوم ضروریہ دینیہ کا ذخیرہ محفوظ تھا بحر تنزل کے منجدہار مین گھر کر ڈگمگانے لگا اور ہوش اُڑا دینے والی باد مخالف کے طمانچے کھانے لگا تھا کہ یکایک مبارک جماعت اور مقدس گروہ نے دور سے دلربا اور روح افزا بشارت کے پیرایے مین آواز دی کہ اے بیدست و پا شکستہ حواس باختہ مسلمانو! غفلت بھری نیند سونے والو! ہمکو خداوند کریم نے تمہاری امداد و دستگیری کے واسطے بھیجا ہے اُس مایوسی کی حالت مین اس صدائے غیبی نے وہ کام کیا جو جسم مُردہ کے ساتھ روح کرتی ہی بغور دیکھا تو وہ متبرک جماعت ندوۃ العلما کی تھی۔ بڑے وثوق کے ساتھ اُمید قوی ہی کہ فلک زدہ اور فلاکت مین مبتلا قوم کا چکر کھاتا ہوا بیڑہ پار لگے گا۔ ہم ناچیز ممبران مجلس انوار محمدیہ امرتسر جملہ ارکین ندوۃ العلما کا خصوصاً آپکی اس عنایت و حمایت کا شکریہ دل سے ادا کر کے بصدق قلب اُمید رکھتے ہین کہ مختصر سپاسنامہ مجلس انوار محمدیہ کا خلعت قبول سے افتخار حاصل کر کے تاج سرافرازی سے فخر دوبالا پاے ؎

از دست گدای بے نوا ناید ہیچ جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

آخر سپاسنامے کا اس دعا پر خاتمہ ہے کہ باغبان حقیقی آپکی آبیاری مساعی جمیلہ سے گلستان مقاصد ندوہ کو سیراب فرمائے اور اُسکی بہار بے خزان مطالب کو روز افزون

ترقی نصیب کرے کہ ہم آرزومند اُسکی گل چینی سے اپنے دامان تمنا کو پُر کرین۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ وسلم ولا تجعلنا منھم امین۔

سپاسنامہ منجانب اہل اسلام لشکر گوالیار

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین واصحابہ اجمعین

سالانہ روئیداد انجمن بابت ۱۳۱۳ھ پڑھکر اور اراکین انجمن کی قلبی توجہ برادران دینی کی اصلاحی کام مین مصروف پاکر اور عام مسلمانون کا دلی خیال انجمن کی طرف رجوع دیکھ کر جو مسرت دلمین پیدا ہوئی ہی اُسکا بیان قالب الفاظ مین لانا ہمارے امکان سے باہر ہے۔ ہمارا اخلاص دلی ہمکو اسکے اظہار پر مجبور کرتا ہے کہ انجمن کا بہت بڑا بار احسان اگر جملہ مسلمانان ہند اپنی گردن پر سمجھین تو بیجا نہو گا کیونکہ مسلمانون کی قومی فلاح اور دینی اور دنیاوی ترقی مناصب کے ذریعونکا حصر نظاہر و بالفعل اسی انجمن پر دکھائی دیتا ہی اللہ پاک محض اپنے فضل و احسان سے اس انجمن کو اسکے نیک ارادون اور دلی امیدونمین کامیاب کرے اور نیز اسکو روز بہ ترقی عطا فرمائے اور انجمن کے کارپردازان واراکین کی سعی جسکے نسبت خالصۃً لوجہ اللہ کہنے مین کسی اہل اسلام کو ذرا بھی تامل نہوگا اپنی عنایت کاملہ سے جزائے خیر کا مستحق فرمائے۔

گو کہ ابھی تک اس انجمن کی عملی کارروائی کا کوئی معتدبہ نتیجہ ہم دور اُفتادگان کی نظر سے نہین گزرا ہے تاہم بملاحظہ روئیداد جو سلسلہ کارروائی نظر آتا ہے اُس سے بعنایت الٰہی امید واثق ہوتی ہے کہ انشاء اللہ تعالے جب اوسکی عملی کارروائی شروع ہوگی تو ضرور اس انجمن کو بلحاظ اسم بامسمیٰ ہونے کے اسکے شائع کردہ مقاصد و فوائد مین کامیابی حاصل ہوگی۔ شہر ہذا کے جن لوگون کے ہماتحت مین لکھے ہین یہ تو کارروائی انجمن کو دیکھکر کمال اخلاص سے انجمن کے شکر گزار اور جان و دل سے انجمن کی روز افزون ترقی

بہبودی کے واسطے دعاگو ہین اور چونکہ انکو سالانہ جلسۂ انجمن ہین (جو بتاریخ ۱۴۔۱۵۔۱۶۔شوال
۱۳۱۴ھ شہر میرٹھ مین ہونے والا ہے اور خدا کرے بخیر وخوبی کامیابی ہو) شرکت سی دنیاوی
تعلقات ہارج ومانع ہین اسواسطے ہم عدم شرکت کے بابت معذرت خواہ بھی ہین اُمید کہ یہہ
سپاسنامہ سالانہ اجلاس مین پیش کردیا جائے اور جسوقت کیفیت جلسہ طبع ہو اُسکے ملاحظے سے
یہان کے باشندون کو محروم نہ رکھا جائے۔ والسلام مع الاکرام۔

۱۱۔شوال ۱۳۱۴ہجری

فضل احمد سررشتہ دار جسٹری لشکر۔ محمد شریف خان عفی عنہ اسسٹنٹ صدر بورڈ آف ریونیو
گل حسن خان محرر پیشی محکمہ صدر بورڈ۔ عابد علی اہلمد محکمۂ صدر بورڈ دفتر فارسی۔ رونق علی اہلمد
محکمہ صدر بورڈ۔ محمد تراب علی پروفیسر عربی لشکر کالج۔ عبدالحمید رفیق رامپوری سررشتہ دار محکمہ
صدر بورڈ۔ عبادت علی تعمیل نویس صدر عدالت۔ محمد عبدالغنی طالب علم ایف۔ اے۔ سید حکیم
بشیر طالب علم ایف۔ اے۔ سید محمد حبیب عفی عنہ۔ احمد اللہ خان سردفتر لشکر کالج محمد نصیر الدین
طالب علم لشکر کالج۔ محمد عبدالرحمن صدیقی مدرس لشکر کالج۔ محمد عمر عفی عنہ ہیڈ ماسٹر
صیغۂ فارسی وعربی لشکر کالج۔

خزانہ محمدیہ

ندوۃ العلما مین یہ بھی ایک صیغہ قائم کیا گیا ہے اور اس سے مقصد یہ ہی کہ ہر ایک مسلمان اپنی
آمدنی مین سے کم سے کم مقدار جسکا دینا اُسے نہایت آسان ہو اللہ کے لیے اس نام سی نکالی
اور ندوۃ العلما مین جمع کرے اور اسکے قیام کا باعث اور اصلی محرک کیا ہوا ہے اِسے ہم سال سوم
کی رویداد مین بیان کرچکے ہین جسکے دیکھنے کے بعد کوئی عاشق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اُسپر عمل کرنے سے انکار نہین کرسکتا اور اگر اُس وجہ سے قطع نظر کیجائے جو اُسکا
اصلی سبب ہوا ہی اور صرف اُسکے نام کی طرف بہ حیثیت اسلامی نظر کیجائے تو قوت ایمانی کا

مقتضا یہ نہین ہو سکتا کہ اُس سے علیحدہ رہے اور اُسکی امدا نہ کے اب اگر ان دونون امرن
سے علیحدہ ہوکر ضرورت وقت پر نظر کی جائے اور دیکھا جائے کہ اسوقت ہمین مذہبی امور کے
جاری کرنے اور اپنے پاک مذہب اسلام کے استحکام کیلیے کسقدر روپے کی ضرورت ہے
تو بھی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین معلوم ہوتی کیونکہ اس زمانے مین مذہبی ضرورتون کے
پورا کرنے کے لیے کوئی سبیل نہین ہے بجز اسکے کہ قوت متفقہ کے ساتھ مسلمان خود ہی اسکی
فکر کرین اور اسکے لیے کوئی طریقہ نکالین اور میرے خیال مین اس سے آسان کوئی طریقہ
نہین معلوم ہوتا کہ ہر ایک مسلمان اپنی آمدنی مین سے ایسی قلیل مقدار اپنے پاک مذہب کیلیے
علیحدہ کرے جو اُسپر بالکل آسان ہو۔ اب مین ایسی قلیل مقدار فرض کرتا ہون کہ نہایت غریب
اور مفلس سے مفلس بھی اُسے بخوشی دے سکے بشرطیکہ اُسپر مذہبی ضرورت ظاہر کیجائے۔
مثلاً ایک پائی سال بھر مین، بھلا کون مسلمان ہے جو سال بھر مین اللہ کے لیے اپنی پیارے
مذہب کے واسطے سال بھر مین ایک چھدام دینا بھی گوارا نہ کرے مگر اس طریقے کے اجرا
کے لیے کوشش اور فکر چاہیے اس قلیل آمدنی سے ہندوستان کے مسلمانون سے سالانہ
تین لاکھ روپے سے زیادہ جمع ہو سکتا ہے اور اگر چھ کرور مسلمانون مین ایک تہائی مسلمانون سے
نہ لیا جائے تو دو لاکھ اور اگر دو تہائی مسلمان چھوڑ دیے جائین تو لاکھ روپے سالانہ جمع ہو سکتا
ہے اور آپ کا خزانہ محمدیہ پورا بیت المال ہوکر تمام مذہبی ضرورتون کیلیے کافی ہو سکتا ہے
اے خدا تو ہمارے بھائیون کو توفیق دے کہ وہ اس کار عظیم کیطرف توجہ کرین۔ آمین۔

اب مین اُن حضرات کا ذکر کرتا ہون جنھون نے اس سال ثواب عظیم مین حصہ لیا
مبارک ہین وہ دل جنھون نے اس نام کو سنتے ہی قبول کرلیا اور مبارک ہین وہ ہاتھ
جنھون نے اوّل اوّل اپنی آمدنی سے نکال کر محمدی خزانے مین داخل کیا اور دوسرے
مسلمانون کے لیے عمدہ طریقہ نکالا جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

سب سے اوّل اسکے بانی مولوی شاہ محمد سلیم الزمان خانصاحب ہین پھر اس کی طرف

منشی غلام محمد صاحب تحصیلدار و رئیس جھجھر نے توجہ کی اور اس سال اِن دونون صاحبون کے
علاوہ ہمارے سرگرم رکن مولوی رحیم بخش صاحب ہیڈ مدرس مدرسۂ الموڑہ نے توجہ کی
اور بہت سے اہل اسلام کو داخل حسنات کیا اور ہمارے دوسرے مہربان مسکین عبد الرحیم
بن حاجی اسمعیل نے اکیاب مین جاری کیا اور منشی عبد الرحمن صاحب چشتی صدیقی نے
تین صاحبون کا روپیہ داخل خزانہ محمدیہ کیا اور منشی شیر محمد صاحب تحصیلدار اور مولوی
حسام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر اور منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد نے اپنا روپیہ
خود بھیجا اللہ انکو جزائے خیر دے سب دینے والون کے نام مع مقدار چندہ رویداد کی
فہرست نمبر ۱ مین درج ہے وہان ملاحظہ ہو اگرچہ جسطرح اسکو ترقی ہونا چاہیے تھی اُسقدر
تو نہین ہوئی مگر بحمد اللہ سال گذشتہ سے بہت زیادہ لوگ شریک ہوئے اور ہمکو اطلاع
دی گئی ہے کہ مولوی شیخ احمد صاحب انسپکٹر ضلع جنوب ریاست بھوپال نے بھی خزانہ محمدیہ
اپنے یہان قائم کیا ہے۔

زکاتؔ

زیادہ خوشی کی یہ بات ہی کہ اِس مرتبہ بعض صاحبون نے کچھ زکات کا روپیہ بھی بھیجا ہے
جو وقت ضرورت بعض محتاجون اور یتیمون کو دیا گیا اگر ہمارے بھائی اِس صیغے کو ترقی دین
اور ایک جگہ اِسکا بیت المال قرار دین اور وہین سے یتیمون اور بیواؤن اور محتاجون اور
خصوصاً اُن علما اور طلبا کو دیا جاے جو اِسکے مستحق ہین تو نہایت عمدہ صورت اتفاق کی ہی
اور بہت سے کام نکلین اور ہم کامل امید کرتے ہین کہ اگر مسلمان پوری پوری زکات
نکالین تو کوئی مسلمان محتاج اور تنگدست ایسا نہ رہے کہ جو نان نفقے سے پریشان ہو
اور غور سے دیکھو تو اِسکے فرض ہونے مین کمال حکمت یہ رکھی گئی ہے کہ عالم اسباب مین
حالتین یکسان نہین ہین کوئی دولتمند ہے اور کوئی محتاج اور انمین بھی مختلف طبقات کے لوگ

پائے جاتے ہین مثلاً کسی کے پاس اسقدر دولت ہی کہ اُسکو رکھنے نہین بنتا اور کسی کے پاس صرف اسقدر ہی کہ اُسکے حوائج ضروری پورے ہوتے جاتے ہین اور کسی کے پاس اسقدر بھی نہین ہی اسی پر اُسکو بھی قیاس کرو کہ انسان کو قوتین بھی یکسان نہین دی گئین اسیلیے کسب معاش مین تفاوت ہی بہرحال اِن امور پر نظر کرکے زکوۃ فرض کیگئی جسکا مدعا یہ ہی کہ اغنیا کی دولت سے اُن لوگون کو حصہ ملے جو کسب معاش سے عاجز ہین اسی لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے خذ ھا من اغنیا ئھم و رد ھا الے فقرائھم جب تک اس دستور پر عملدرآمد رہا اور عاملین زکوۃ کل صدقات ایک جا کرتے رہے اور وہ ایک جگہ سے صرف ہوتے رہے قوم مین ہر طرح کی فارغ البالی اور اطمینان رہا مگر جب سے مسلمانون پر ادبار آیا اور اُنھون نے اپنے فرائض سے پہلوتہی شروع کی ہر طرف سے فلاکتون نے اِنکو گھیر لیا ہے اور مصائب کا دروازہ اُنپر کھلگیا۔ اب اگر کوئی صورت ہی تو یہی کہ اپنی حالت کو سنبھالین اور اپنے فرائض کو سمجھ بوجھ کر ادا کرین۔ اب مین اُن دینداروں کے نام پیش کرتا ہون جنھون نے مدِ زکوۃ کا روپیہ بھیجا ہے۔

فہرست اُن حضرات کی جنھون نے مدِ زکوۃ کا روپیہ بھیجا ہے

۱	حاجی امداد علی صاحب مہتمم انجمن حمایت اسلام مونگیر	۵ر
۲	شیخ منصب علی صاحب رئیس ہاپوڑ معرفت آغا بہادر علی شاہ صاحب	للعہ ۵
۳	منشی صفدر علی خانصاحب مہتمم فراشخانۂ تاج محل بھوپال	عہ ار
۴	شاہ کرم رحمن صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت مخدوم صفی صاحب ردولوی	عہ
۵	شاہ رکن الدین احمد صاحب رئیس کڑا و متولی درگاہ حضرت مولانا خواجگی صاحب	صہ ر
۶	بابو محمد بخش صاحب سر دفتر سپرنٹنڈنٹ محکمہ نہر	عار
	میزان کل	للعہ ۵ ار

مختصر کیفیت جلسۂ انجمن حمایت بیوگان

سال گذشتہ و پیوستہ کی طرح امسال بھی ہمارے پُرجوش رکن حاجی رحمۃ اللہ صاحب بن حاجی داؤد صاحب اسکے مصارف کے کفیل ہوئے اور ندوۃ العلما کے جلسے کے بعد اُسی مقام پر اسکا جلسہ ہوا جہان ندوۃ العلما کا جلسہ ہوا تھا۔ مولوی عبد الخالق صاحب اِسکے صدر نشین قرار پائے اور کارروائی شروع کی گئی بعض حضرات نے اپنی پُراثر تقریرون سے حاضرین کو مستفید کیا اُن سب مین قابل الذکر یہ امر ہے کہ مدرسۂ امدادیہ لہستان رسولپور ضلع دربھنگہ کے ایک طالب العلم ظہور احمد نام جنکا سن بارہ برس سے کسیطرح زیادہ نہ تھا اور مولوی شاہ منور علی صاحب سرپرست مدرسۂ امدادیہ کے ساتھ آئے تھے اُنھون نے ایسی فصاحت و بلاغت کے ساتھ سورۂ قل ہو اللہ احد کا وعظ بیان کیا جسکے سُننے سے تمام حاضرین جلسہ دنگ ہوگئے اور مدرسۂ امدادیہ کی تعلیم و تربیت پر حیرت ظاہر کی اس جلسے مین کسیقدر چندہ جمع ہوا اور چونکہ مولوی حکیم محمد اسحاق صاحب مرحوم و مغفور منصرم انجمن حمایت بیوگان کے انتقال کے بعد سے اُنکی جگہ پر کسی صاحب کا انتخاب نہین ہوا تھا اور اِسی وجہ سے انجمن کی سلسلہ وار کارروائیون مین نقص و خلل پیدا ہوگیا تھا اِسلیے باتفاق حاضرین مولوی عبد اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈہ اِس انجمن کے منصرم مقرر ہوئے اور جلسہ بہت خیر و خوبی سے تمام ہوا۔

مختصر کیفیت یتیم خانۂ اسلامیہ کانپور

سال گذشتہ کی روداد مین یتیم خانے کا حال مجملاً ہم لکھ چکے ہین کہ ناظم ندوہ کی تحریک سے حاجی حسینی تمباکو فروش کانپور نے یتیم خانے کی غرض سے تقریباً چار ہزار روپے کی جائداد وقف کی ہے اِس وقف شدہ جائداد کا کرایہ [illegible] ماہوار آتا ہے اِسکے علاوہ معمولی چندہ جو ہر مہینے وصول ہو جاتا ہے کل [illegible] ماہوار ہے اِس حساب سے کل آمدنی اِسکی [illegible] ماہانہ ہوئی —

اب تک ۷ لڑکے اور ۲ لڑکیاں اُسمین پرورش پاتے تھے۔ مگر لاوارث اور یتیم
بچون کی بیکسی پر نظر کرکے یتیم خانے کے ممبرون نے سولڑکون کی درخواست دی ہی جسکو
اِس ضلع کے صاحب کلکٹر نے تصدیق کرکے حکام بالا کے پاس بھیجدیا ہے غالبًا وہ منظور ہوجائیگی
یتیم خانے کے ممبرون کو اپنی ذمہ داری سے بخوبی واقفیت ہوگی مگر حقیقت یہ ہے
کہ قحط کے روز افزون مصائب سے جو حالت لاوارث اور یتیم بچون کی ہندوستان خاص کر
ممالک متوسط مین ہوگئی ہے اِسکو دیکھکر خاموش بیٹھے رہنا اُنھین سنگدلون کا کام ہے
جنکو انسانیت اور قومی ہمدردی کا مادہ مطلقًا نہین دیا گیا۔ سچ پوچھو تو حیف ہی اِس دنیا کی
سروسامان پر کہ عیسائی اور آریہ اپنی اپنی قومون سے بھیک مانگ مانگ کر ہمارے بچون کو
صرف اِس غرض سے پرورش کرین کہ اُنکو وہ اپنا ہم مذہب بنا سکین گے اور ہم اپنے ہی
بچون کے مذہب قائم رکھنے کی کوئی تدبیر نہ کرین ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا
وہ دوسرون کو اپنا بنانا چاہتے ہین اور ہم اپنون کے جُدا ہونے کی کوئی پروا نہین کرتے۔
یہی خیالات ہین جو یتیم خانے کے ممبرون کو پیدا ہوئے اور باوجود بے سروسامانی
کے وہ اپنے جوش ہمدردی کو روک نہ سکے اب اِنکی اعانت کرنا اور اِس کار خیر مین شریک
ہوکر ثواب اُخروی سے حصہ لینا نیک دل مسلمانون کا کام ہے جنت کے خواہشمند مسلمانو!
اُٹھو اِس نقد سودے کو خریدو ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ
خدا نے ایمان والون سے اُنکی جانین اور اُنکے مال جنت کے عوض مین خرید لیے
ہین۔ دنیا مزرعۂ آخرت ہے مگر آخرت کی کھیتی معمولی کھیتی نہین ہے اِس کھیتی مین ایک کے
بدلے سات سو بلکہ اِس سے بھی زیادہ ملتے ہین اگر کوئی لینے والا ہو کمثل حبۃ انبتت سبع
سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء اُس دانے کے مانند جس سے
سات بالیان پیدا ہوین ہر بالی مین سو دانے اور اللہ اِس سے بھی زیادہ دیتا ہے جسکو چاہتا ہے
یہ صلائے عام ہے اُن حضرات کے لیے جو خدا کی راہ مین صرف کرتے ہین اب خاصکر

یتیمون کی پرورش مین جو ثواب ہی وہ ملاحظہ کیجیے۔ امام بخاری نے جامع صحیح مین سہل بن سعد سے بسند متصل روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انا وکافل الیتیم فی الجنۃ ھکذا۔ یعنی مین اور وہ شخص جو یتیم کا متکفل ہے جنت مین اسطرح سے ہونگے راوی کہتا ہے کہ یہ فرماکر آپنے سبابہ اور وسطے یعنی کلمے کی انگلی اور اسکے قریب جو انگلی ہے اُسکو ملاکر اشارہ فرمایا یعنی جسطور پر یہ دونون انگلیان قریب قریب ہین اسیطرح سے یتیم کا متکفل جو اُسکی پرورش کرتا ہے جنت مین ہمارے حضرت کے قریب ہوگا۔

ای مسلمانو! اگر تمکو اپنی نجات کی تمنا ہے اور شفیع المذنبین سید المرسلین مولانا وسیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب چاہتے ہو تو اس کار خیر مین شریک ہو اور دامے درمے ان یتیم اور لاوارث بچونکی مدد واعانت کرو اسیطرح سے خداوند عالم قیامت کے دن تمہاری مشکلین بھی آسان فرمائے گا اور جنت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوگی۔

طرقِ فراہمی سرمایہ

ندوۃ العلما نے جو اہم تجویزین اب تک منظور کی ہین اُنکے مناسب اور مفید ہونے مین اب تک کسی نے گفتگو نہین کی مگر یہ کہتے مین نے اکثر سنا ہو کہ دار العلوم کی تجویز بہت مفید اور نہایت مناسب لیکن دس لاکھ کے فراہم ہونے کی کیا شکل ہے؟ بظاہر دس بارہ لاکھ روپے بہت معلوم ہوتے ہین مگر غور کیا جائے تو کچھ بھی بہت نہین ہین بشرطیکہ خیر خواہان اسلام اسکی فراہمی کیطرف متوجہ ہون اور اپنے پاک مذہب اسلام کی خیر خواہی کو کرکے دکھا دین۔

ہندوستان مین تخمیناً چھ کرور مسلمان آباد ہین ان چھ کرور مین سے صرف دو کرور مسلمانون سے فی کس اار وصول کیا جائے تو ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ جمع ہوسکتا ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ کی حاجت ہو تو اُسکی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ چھ کرور مین سے دو کرور کو ناداری اور

افلاس کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے اور چار کرد رسے فی کس چار آنے وصول کیے جائین اس طریقے سے ایک کرور روپیہ وصول ہو سکتا ہے اگر یہ ایک مرتبہ وصول کیا جائے گا تو یہ آمدنی یکمشت ہوگی اور اگر سال مین ایک بار وصول کیا جائے تو اِسکو سالانہ آمدنی سمجھنا چاہیے اور یہ ایسی خفیف رقم ہے جو یکمشت دینے والے کو زیادہ سے زیادہ یا سال مین ایکبار دینے والے کو کبطرح ناگوار نہین ہوسکتی۔ ہر چند کہ اِسکے وصول کرنے مین بھی محنت اور ہمت درکار ہے لیکن ہر ضلع مین اگر اِسکے وصول کرنے کے لیے ایک کمیٹی قائم ہو جائے اور اسیطرح وہ کمیٹی ہر ہر تحصیل مین ایک ایک سب کمیٹی قائم کر دے تو یہ رقم نہایت آسانی کے ساتھ وصول ہو جائے گی اور کسیکو کانون کان خبر نہو گی۔

یورپ مین فراہمی سرمایہ کی غرض سے ہزارون کمیٹیان قائم ہین اور کرورون روپیہ جمع ہوتا ہے جسکے سرمایے سے ہندوستان مین صدہا مشن چرچ یتیم خانے اور مختلف کارخانجات قائم ہین اور صدہا ملازمین بیش قرار تنخواہین پاتے ہین اور بڑے بڑے اولوالعزمیون کے کام کر رہے ہین جنکو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے مگر کیا یہ چندے سلطنت کی طرف سے ہین ؟ اور کرورون روپیہ کے خرچ کا بار سلاطین یوروپ پر ہے ؟ یہ کچھ نہین صرف عام چندے کے ذریعے سے ہوتا ہے اور وہ چندہ ایسا ہے جو کسی پر گران نہین۔ مگر بات اتنی ہے کہ اسکو اُنھون نے اپنے فرائض کا جزو اعظم سمجھ لیا ہے اسیلیے وہ برابر وصول ہوتا جاتا ہے۔ اُنھون نے اپنے تین سو ساٹھ دن مین سے کم ازکم ایک دن اس کام کے لیے بھی مقرر کر لیا ہے اور اپنی ضروریات اکل و شرب ملبس مسکن وغیرہ مین اسکو بھی لازمی قرار دیا ہے جسطور پر اپنے اوقات کا ایک حصہ وہ اُسمین صرف کرتے ہین اسیطرح اپنے خاص ضرورتون مین سے اِسکے واسطے بھی حصہ نکالتے ہین۔ جب وہان ہر شخص نے بلا استثنا اس کام کو اپنا جزو زندگی سمجھ لیا تو پھر جو کچھ چندہ جمع نہو وہ تھوڑا ہے۔

اِسے بھی جانے دو ہندوستان کی ایک چھوٹی سے گاو کشی سبھا ہے جو حال مین

گاے کی حفاظت کیلیے قائم کی گئی ہے اور اسکا سرمایہ کئی لاکھ روپے سے متجاوز ہو چکا ہے کیا وہ کسی راجہ مہاراجہ نے دیا ہے؟ نہین بلکہ یہی قومی چندہ ہے جسکے وصول کے لیسے آسان سستے رکھے ہین جو کسیکو مشکل معلوم نہین ہوتے سڑکون پر اسٹیشنون پر صندوق رکھے ہین جب کوئی ہندو سفر کرتا ہے وہ دو چار آنے اُسمین ڈالدیتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ ویسے قلندرون گداگرون کو نہ دیا جو دن بھر تحصیل کرتے پھرتے ہین گئو ماتا کے دلانے چارے کیلیے دو چار آنے دے دیے آج پان کم کھائینگے۔ اسیطرح بیاہ شادی کی رسمون مین ضرور ایک معتد بہ رقم دیتے ہین اور اسکو بھی منجملہ مصارف کے ایک ضروری مصرف سمجھتے ہین۔ اسی طرح سوداگر اپنے مال کے نفع مین سے ایک قدر قلیل حصّہ اِس سبھا کے لیے جدا کرتے جاتے ہین اور اِس قدر قلیل خرچ کو اُس مال کی قیمت مین لگاتے ہین پھر جب ایک رقم جمع ہو جاتی ہے تو سبھا مین پونچا دیتے ہین۔ اسیطرح اہل مقدمہ فتحیابی پر ایک قسم کا نذرانہ مان لیتے ہین اور ہندو وکلا کہدیتے ہین کہ اگر کامیابی ہوگئی تو دو چار آنے اِس خیراتی صندوق مین ڈالنے پڑین گے ایسے موقع پر انکا دینا اہل مقدمہ کو کچھ بھی شاق نہین گذرتا بلکہ جو کوئی کسی کے لیے سفارش کرتا ہے یا کسی کام مین کوشش کرتا ہے تو وہ کہدیتا ہے کہ اِس صندوق مین کچھ ڈالنا۔ اسیطرح یاران جلسہ جب کسی دوست سے جلسہ لیتے ہین تو جلسے مین نقد لیکر سبھا کو دیتے ہین اور ناچ رنگ کو اس کام کے مقابلے مین موقوف کر دیتے ہین یہان تک مزدور اپنے دو چار آنے کی مزدوری ہی مین سے پیسہ آدھا پیسہ جو کچھ بھی گران معلوم نہین ہوتا گئو ماتا کے صندوقچے مین ڈال دیتا ہے اور بہت سے طریقے ہین۔

پھر کیا ہمارے بھائی مسلمان اُنسے بھی گئے گذرے ہین کیا اِنکو ایسے آسان طریقون کی پابندی مشکل ہوگئی؟ ہرگز نہین کوئی لینے والا ہو وہ دینے کو تیار ہین۔

اب ہم وہ صورتین بیان کرتے ہین جو نہایت آسان ہین اور اُن طریقون سے دینا کسیطرح ناگوار خاطر نہین ہو سکتا بشرطیکہ دردمند اور ذی عزم اہل اسلام اسطرف توجہ

اور ان طریقون سے جمع کرنے کی کوشش کرین اور اسکی عمدہ صورت یہ ہی کہ ہر ضلع مین
ایک مجلس معین الندوہ کے نام سے قائم کی جائے وہ اُس ضلع سے سرمایہ جمع کرنے کی
ذمہ دار ہوجائے اور ہر ہر تحصیل مین اپنی طرف سے ایسے اشخاص کو اس تحصیل مین چندہ
جمع کرنے کا ذمہ دار قرار دے جو ذی وجاہت اور بلند حوصلہ ہون اور اگر ممکن ہو تو
ہر تحصیل مین ایک ایک ماتحت مجلس قائم کرکے اِسکی کارروائی کرے اور حصول سرمایہ کیلیے
حسب ذیل طریقے اختیار کرے۔

اوّل - چندہ یکمشت وصول کرنیکی وہی تدبیر مناسب اختیار کی جائے جسکو ہم بیان کرچکے
ہین کہ اہل اسلام سے فی کس ار وصول کیا جائے اور اوسکے وصول کرنے کے لیے مقامی
مجلسون کا قائم ہونا ضروری ہے۔

دوم - ہر شخص اپنے اوپر یہ لازم کرلے کہ جسوقت وہ اپنی ضرورتون کے لیے روپیہ خوردہ
کرائے تو فی روپیہ ایک پیسہ یا اس سے بھی کم معین کرکے اس کام کے لیے علیحدہ کردے
اور ہر مہینے مین جمع شدہ رقم کو اپنی حدود کی معین الندوہ مین داخل کردے یا براہ راست صدر دفتر ندوہ مین بھیجدے

سوم - برادری مین اس بات کا عہد ہوجائے کہ تقریبات شادی ختنہ عقیقہ نکاح
وغیرہ مین جہان اور ضروری مصارف کیے جاتے ہین اور حقدارون کو حقوق دیے جاتے
ہین اس اہم دینی کام کے لیے بھی عہ یا عاہ جو مناسب ہو دیا جائے۔

چہارم - اُمیدواران ملازمت کا جسوقت تعلق ہوجائے تو وہ اپنی پہلی تنخواہ یا اُسکا ایک
حصّہ ندوے کے لیے نکالین اور جو حضرات ملازم ہین انکا جب اضافہ ہو تو پہلا اضافہ اس
اسلامی کام کے لیے عنایت کرین جیسا کہ **میرٹھ** کے عالی ہمتون نے کیا ہی اور اگر اسقدر
نہو تو اضافے کا کوئی حصّہ دین۔

پنجم - سوداگر اور ٹھیکہ دار اپنے نفع سے ایک قدر قلیل جو اُنکو گران نہو اس مذہبی خدمت کے
لیے جُدا کرتے جائین پھر جب ایک رقم ہوجائے تو اسکو بھیجدین مثلاً ایک پائی فی روپیہ یا

ایک روپیہ فی ہزار غرضنکہ جو اُنکو گران نہو اس کام کے لیئے نکالین۔

ششم۔ وکلا اور مختاران عدالت اس بات کا التزام کرلین کہ جب وہ اپنا محنتانہ مقرر کرین تو ہمین کسیقدر اسکا بھی حق رکھ لین۔

ہفتم۔ دولت مند حضرات مقدمہ بازی مین ہزارون روپیہ صرف کر دیتے ہین وہ جس طور پر وکیلون اور مختارون کو دیتے ہین اگر یہ نذر کرلین کہ فتحیابی کے بعد اسقدر رقم ہم حسبۃً للہ ندوے کو دین گے اللہ تعالے سے اُمید ہی کہ وہ اسکی برکت سے فتحیاب ہون۔ اسوقت تک کتنے حضرات نے اسکا تجربہ کر کے دفتر کو اطلاع دی ہے اور حسب مقدرت کچھ نذرانہ بھیجا ہی۔

ہشتم۔ مسجدون اور عام نشستگا ہون مین مقفل صندوق رکھدیے جائین جسمین اوپر کے حصے مین سوراخ کر دیا جائے جب اہل اسلام اسطرف سے گذرین تو وقتاً فوقتاً اپنی توفیق کے موافق اسمین کچھ ڈالدین۔

نہم۔ سیکڑون ایسے مالدار مسلمان ہین کہ اُنکے بعد اُنکا کوئی قریب رشتہ دار نہین ہوتا وہ چاہتے ہین کہ اپنی جائداد اور دیگر اموال ایسے کام مین صرف کرجائین جو اُنکے لیے باقیات الصالحات ہو وہ ان علما کی تجویزون مین جس تجویز کو چاہین اوسکے لیے وقف کرین۔ اسمین یہ بھی فائدہ ہی کہ ایسی منتظم اور باقاعدہ جماعت سے زیادہ امانت دار اُنکو دوسرا نہین ملسکتا۔

یہ چند آسان اور سہل طریقے ہین جنکی کوشش کیجائے تو ایک معتدبہ رقم جمع ہوسکتی ہے اور دینے والون کو کچھ بھی گران معلوم نہو گی۔ انمین سے دوسرے طریقے کی جابجا عملی کارروائی شروع ہوگئی ہے اور دوم وسوم وچہارم کی کارروائی معین الندوہ میرٹھ نے اپنے ذمے لازم کرلی ہے مگر یہ ظاہر ہے کہ جسقدر مقدار کثیر کی ہمکو ضرورت ہی وہ تنہا اور متفرق قوتون سے حاصل نہین ہوسکتی اسکے لیے تمام مسلمانون کی عموماً اور انمین سے ذی علم اور اہل الرائے کی خصوصاً توجہ اور سرگرمی درکار ہے اگر اہل اسلام از سرنو اسلام کو قوت اور مسلمانون کو حیات تازہ حاصل کرنیکے آرزومند ہین تو اُنکو یاد رکھنا چاہیے

کہ یہ آرزو انکی عالم اسباب مین اُسیوقت پوری ہوسکتی ہے جبکہ ندوۃ العلما کی تجویزین پوری ہون اور انکا پورا ہونا بغیر صرف کثیر کے دشوار ہے اسواسطے انکو خود کوشش کرنی چاہیے وہ خدا کے واسطے اس کام پر جلد آمادہ ہوجائین اور مقامی انجمن قائم کرکے ان وسائل کا عملدرآمد شروع کرین کیونکہ دنیا مین کوئی کام بغیر توجہ اور سرگرمی کے پورا نہین ہوتا۔

مسلمانو! جب تمنے ندوۃ العلما کی تجویزون کو اہم اور ضروری تسلیم کرلیا ہے اور اپنی اخلاقی اور روحانی زندگی کے لیے اسکو مفید تصور کرچکے ہو تو آؤ ہم سب ملکر اپنے ہی دینی و دنیوی فائدے کے لیے خدا کا نام لیکر کوشش شروع کرین اگر ہماری نیتین خالص ہین تو انشاءاللہ تعالی اپنی کوششون مین ضرور کامیاب ہونگے۔

ندوۃ العلما کو قائم ہوئے چار سال ہوچکے اسکے مقاصد و اغراض کی اشاعت ہوچکی اور اسکی آواز مسلمانون کے کانون تک پہونچگئی نوحہ خوانی کا وقت اب باقی نہین رہا اب کام کرنے کا زمانہ آیا ہے ؎

عُرفی اگر بگریہ میسر شدی وصال | صد سال میتوان بہ تمنّا گریستن

علیحدہ علیحدہ اور متفرق طور پر کام کرنے کا بھی زمانہ اب نہین رہا مسلمانون کا اگر نفع ہے تو اب اسی مین ہے کہ وہ زخارف دنیا کو پس پشت ڈالین اور صیانت مذہب اور حمایت اسلام اور ترقی اہل اسلام کے لیے اپنی قوت اور کوشش کو حسبۃً للہ صرف کرین پھر دیکھین کہ آسمانی برکتین کسطور پر انکو حاصل ہوتی ہین اور اگر گفت و شنید ہی پر مدار ہے تو انجام کار بجز ندامت و افسوس کے کچھ حاصل ہونا نہین (نعوذ باللہ من ذلک)

سعدیا گرچہ سخندان و مصالح گوئی | بعمل کار برآمد بسخندانی نیست
تا بحشر من نرسد دست اُمید یکہ ترا ست | چارۂ کار بجز دیدۂ بارانی نیست

وبہ نستعین

دستور العمل ندوۃ العلما

دفعہ ۱- یہ مجلس مسلمانون سے مخصوص ہوگی ؛

دفعہ ۲- اس مجلس کا نام ندوۃ العلما ہوگا ؛

مقاصد ندوۃ العلما

دفعہ ۳- ندوۃ العلما کے مقاصد حسب ذیل ہونگے (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقۂ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی بہبودی عام ؛

دفعہ ۴ ندوۃ العلما کو امور سیاست مدن سے تعلق نہین ہوگا مگر اس صورت مین کہ گورنمنٹ خود کسی معاملے مین اسکو مخاطب کرے اور جلسۂ انتظامیہ اسمین دخل دینا پسند کرے

اراکین مجلس

دفعہ ۵ جس شخص کا نام فہرست ہای مندرجۂ دفعہ ۹ مین درج ہوگا وہ رکن کہلائے گا

دفعہ ۶ ہر رکن کو دو روپے سالانہ چندہ کم سے کم دینا ہوگا اور اس مقدار سے زیادہ اُسکو دینے کا اختیار ہے بشرطیکہ کسی دفعۂ مابعد کی رو سے مستثنیٰ نہو۔

دفعہ ۷ علاوہ چندہ دہندگان کے وہ حضرات بھی شریک ندوۃ العلما سمجھے جائینگے جو بلحاظ صفات و قابلیت خاص کے بغیر ادائے چندہ کسی فہرست متذکرۂ مابعد مین اُنکا نام درج ہو ایسے رکن کا نام رکن اعزازی ہوگا۔

دفعہ ۸ خود مختار والیان ریاست اور علمائے عظام اور مشائخ جلیل القدر جو بالاتفاق کسی گروہ عظیم مسلمانون کے پیشوا ہون اور ندوۃ العلما کی سرپرستی منظور فرمائین وہ مربی کے لقب سے ملقب ہونگے۔

دفعہ ۹ مجلس انتظامیہ چار فہرستین تیار کریگی (۱) اوّل فہرست مین نام اون لوگون کے درج ہونگے جنکا تذکرہ دفعہ ۷ دستور العمل ہذا مین ہے (۲) دوسری فہرست مین اُن لوگون کے نام درج ہونگے جنکا تذکرہ دفعہ ۸ دستور العمل ہذا مین ہے (۳) تیسری فہرست مین اُن علما و مشائخ کے نام درج ہونگے جو مجلس انتظامیہ کی رائے مین علما یا مشائخ مین شمار کیے جاتے ہون (۴) چوتھی فہرست مین بقیہ اراکین ندوۃ العلما کے نام درج ہونگے۔

دفعہ ۱۰ فہرستہای متذکرۂ دفعہ ۹ حسب ضرورت جلسۂ انتظامیہ سے درست ہوا کرینگی اور ہر جلسۂ عام مین ایسی فہرستین درست شدہ میر مجلس کے سامنے رکھی جائینگی۔

فرائض اراکین

دفعہ ۱۱- اراکین ندوۃ العلما کے فرائض حسب ذیل ہونگے (۱) احکام شرعیہ کا پورا

احترام کرنا (۲) باہمی اتحاد و ارتباط کو بڑھانا (۳) ندوے کے مقاصد و اغراض کی انجام دہی مین پوری کوشش کرنا۔

مجالس

دفعہ ۱۲ ندوۃ العلما کی دو مجلسین ہونگی ایک جلسۂ عام جو سالانہ منعقد ہوا کرے گا اور ایک جلسۂ انتظامیہ جو ہر سہ ماہی مین ہوا کرے گا۔

جلسۂ عام

دفعہ ۱۳ جلسۂ عام کا زمانہ ہمیشہ بلحاظ فصول متغیر و متبدل ہوتا رہے گا۔

دفعہ ۱۴ جلسۂ عام ہر سال وہان منعقد ہوگا جہان جلسۂ انتظامیہ تجویز کرے اور تجویز ہمیشہ تین مہینے قبل تاریخ جلسۂ عام سے ہوگی۔

کارروائی جلسۂ عام

دفعہ ۱۵ جلسہای عام مین امور ذیل پیش ہونگے (۱) سال گذشتہ کی کارروائیان متعلق تجاویز جلسہاے عام سال گذشتہ (۲) حساب کتاب سالانہ (۳) تجاویز جنکی تعمیل آیندہ سال ہونی چاہیے۔

دفعہ ۱۶ امر جدید جو فہرست مذکورہ مین درج نہین ہے اوسوقت پیش ہو سکیگا کہ مجلس انتظامیہ فہرست مذکورہ مین درج کرلے اور صاحب میر مجلس اسکا پیش ہونا منظور کرین۔

دفعہ ۱۷ جلسۂ عام مین ہر تجویز کیواسطے ایک پیش کنندہ اور ایک تائید کنندہ مجلس انتظامیہ

سے تجویز ہو جایا کرے گا"

دفعہ ۱۸ پیش کنندہ ہر تجویز کا بشرط ضرورت دوبار تقریر کرنے کا مجاز ہوگا"

دفعہ ۱۹ اشخاص مندرجۂ فہرست ہاے اول و دوم و سوم کو عموماً جلسۂ عام مین ہر مسئلے پر راے دینے کا اختیار ہوگا اور اشخاص مندرجۂ فہرست چہارم کو عموماً راے دینے کیواسطے اجازت خاص میر مجلس سے حاصل کرنی ہوگی"

دفعہ ۲۰ کوئی تجویز پیش شدہ منظور نہ سمجھی جائے گی تاوقتیکہ اکثر علما و مشائخ موجودہ مع اراکین انتظامیہ کے اُس سے متفق نہون"

دفعہ ۲۱ اگر کوئی امر جلسۂ عام مین بوجہ طوالت کے طی نہو سکے یا میر مجلس کو مناسب معلوم ہو تو اسکا فیصلہ مجلس انتظامیہ کے سپرد ہوگا یا خاص مجلس اوسکے طی کرنے کے واسطے منتخب ہوگی"

دفعہ ۲۲ جلسۂ عام سالانہ مین غیر مذاہب کے لوگ باجازت صاحب میر مجلس شریک ہو سکتے ہین مگر تقریر یا تحریر کے مُجاز نہین ہونگے"

دفعہ ۲۳ کوئی شخص مقاصد ندوۃ العلما کے خلاف تقریر یا تحریر کا مُجاز نہوگا"

جلسہ انتظامیہ

دفعہ ۲۴ - جلسۂ انتظامیہ کے اراکین جلسۂ عام سے بغرض عام انتظام ندوۃ العلما کے منتخب ہونگے اور اُنکی تعداد ۳۵ ہوگی اِس تعداد مین کم سے کم دو ثلث اراکین فہرست نمبر ۳ مندرجۂ دفعہ ۹ سے منتخب ہونگے"

دفعہ ۲۵ جلسۂ انتظامیہ اُسوقت باضابطہ ہوگا جب اراکین حاضر جلسۂ انتظامیہ کی

تعداد سات سے کم نہو اور حاضرین مین اکثر اراکین مندرجہ فہرست نمبر۳ دفعہ ۹ کی موجودگی ضرور ہوگی۔

انتخاب اراکین جلسۂ انتظامیہ

دفعہ ۲۶ - اگر درمیان سال مین کسی ایک یا چند اراکین مجلس انتظامیہ کے انتخاب کی ضرورت ہو تو بقیہ اراکین مجلس انتظامیہ اُس کمی کو پورا کرسکینگے مگر اُس انتخاب مین قاعدہ دفعہ ۲۴ کے آخر کا لحاظ رہے گا۔

دفعہ ۲۷ - اراکین جلسۂ انتظامیہ کا انتخاب ہر سال جلسۂ عام مین اسطرح ہوا کریگا کہ موجودہ مجلس انتظامیہ ایک فہرست بپابندی قواعد دستور العمل ہذا مرتب کرکے پیش کیا کریگی جسمین کمی بیشی اور تغیر تبدل کا اختیار جلسۂ عام کو ہوگا۔

دفعہ ۲۸ جو رکن مجلس انتظامیہ کا برابر ایک سال تک شریک جلسۂ انتظامیہ نہوگا وہ مجلس انتظامیہ سے خارج سمجھا جائیگا۔ بشرطیکہ جلسۂ عام اور مجلس انتظامیہ کسی خاص وجہ سے مکرر انتخاب نہ کرے۔

دفعہ ۲۹ - جو رکن مجلس انتظامیہ کا ایسا امر اختیار کرے جس سے مقاصد ندوۃ العلماء کو ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہو یا جس رکن سے فائدہ پہونچنے کی اُمید منقطع ہوگئی ہو وہ اس مجلس کی رکنیت سے خارج سمجھا جائیگا۔

کارروائی جلسۂ انتظامیہ

دفعہ ۳۰ - جلسہای انتظامیہ جو ہر سال تین مرتبہ حسب دفعہ ۱۲ منعقد ہونگے وہ جلسہای معمولی کہے جاینگے

دفعہ ۳۱ علاوہ تین جلسہاے انتظامیہ کے بضرورت خاص اور جلسہاے انتظامیہ منعقد ہوسکین گے اور اونکا نام جلسہای انتظامیہ غیر معمولی ہوگا"

دفعہ ۳۲ جلسہای انتظامیہ کی تاریخ کا تعین ناظم ندوۃ العلما کرکے نظام جلسہ کا ایک ماہ پہلے ارا کین مجلس انتظامی کے پاس بھیجدیںن اور سب اراکین اپنی اپنی راین تحریر کرکے ناظم کے پاس بھیجین گے جب وقت معینہ پر جلسہ ہوگا تو کثرت راے سے فیصلہ ہوگا"

دفعہ ۳۳۔ اگر بوجوہ خاص اراکین جلسۂ انتظامیہ کا اجتماع تاریخ معینہ پر نہو تو ناظم کو اختیار ہو کہ امور ضروری مین تحریری راے اراکین انتظامیہ کی حاصل کرکے کثرت راے پر عمل کرین

فرائض واختیارات جلسۂ انتظامیہ

دفعہ ۳۴ مجلس انتظامیہ کو اختیارات عامہ نسبت حصول وصرف سرمایہ و دیگر امور انتظامی ندوۃ العلما کے ہونگے بشرطیکہ اس دستور العمل مین خلاف اوسکے کوئی حکم نہ موجود ہو یا جلسۂ عام اوسکے خلاف کوئی حکم نہ صادر کرے۔

دفعہ ۳۵۔ مجلس انتظامیہ مجاز ہے کہ بشرط حاجت دیگر مجالس ماتحت ندوۃ العلما قائم کرے اور اونکے ضوابط علیحدہ مرتب کرے۔

عہدہ داران

دفعہ ۳۶۔ ندوۃ العلما مین ایک ناظم اعزازی جلسۂ عام سے منتخب ہوگا اور اسکے زیر نگرانی کل دفتر ندوۃ العلما کا رہے گا اور وہ ہمیشہ فہرست نمبر ۳ دفعہ ۹ سے منتخب ہوگا

دفعہ ۳۷ حسب ضرورت وقت نائب ناظم یا مددگار ناظم مقرر کیے جاسکتے ہین۔

دفعہ ۳۸- عموماً صرف ناظم ندوۃ العلما کی معزولی جلسۂ عام سے ہو سکے گی اور دیگر عہدہ داران ندوۃ العلما کی معزولی جلسۂ انتظامیہ سے ہوگی ؛؛

دفعہ ۳۹- ناظم اور مددگار ناظم باعتبار اپنے عہدے کے جلسۂ عام و مجلس انتظامیہ کے رُکن سمجھے جائینگے ؛؛

دفعہ ۴۰- بلحاظ خدمات اور قابلیت خاص کسی شخص کے جلسۂ عام کو اختیار ہے کہ ندوۃ العلما مین کوئی عہدہ ایسے شخص کو عمر بھر کے واسطے عطا کرے ؛؛

فرائض و اختیارات ناظم

دفعہ ۴۱- ملازمان ندوۃ العلما جنکی تنخواہ دس روپے تک ہو ناظم کے حکم سے موقوف و مقرر ہو سکتے ہین ؛؛

دفعہ ۴۲- دس روپے سے زائد تنخواہ دار کی جگہ اگر کسیوجہ سے خالی ہو تو ناظم کو اختیار ہے کہ قائم مقامی کے طور پر فوراً کسیکو مقرر کرلے جسکا استقلال منظوری مجلس انتظامی کے بعد کو ہوگا اور ترقی و تنزل عہدہ داروں کی نسبت بھی یہی قاعدہ جاری ہوگا

دفعہ ۴۳- علاوہ اخراجات معمولی کے ناظم ندوۃ العلما کو بیس روپے ماہوار تک صرف کرنے کا اختیار بلا منظوری مجلس انتظامیہ کے ہوگا ؛؛

دفعہ ۴۴- ندوے کے جمع خرچ کا ہر سہ ماہی مین ایک نقشہ تیار کر کے اراکین انتظامیہ کے پاس ناظم کو ہمیشہ بھیجنا ہوگا ؛؛

دفعہ ۴۵ بروقت انعقاد جلسہای عام و انتظامیہ ناظم یا اونکے حکم سے اُنکے کسی ماتحت پر فرض ہوگا کہ مفصل اور صحیح روداد جلسہای مذکور لکھی جائے اور بشرط

منظوری میر مجلس کوئی دوسرا شخص بھی رو داد لکھ سکتا ہے"

ضوابط عام متعلق مجلسہای عام و خاص

دفعہ ۴۶ ہر جلسۂ عام و جلسۂ انتظامیہ مین حاضرین مین سے ایک صدر انجمن منتخب ہوا کرے گا"

دفعہ ۴۷۔ ہر امر کثرت حاضرین پر بپابندی قواعد دستور العمل ہذا فیصل ہوا کریگا اور صاحب صدر انجمن کی راے برابر دو رایون کے سمجھی جائے گی"

دفعہ ۴۸۔ ہر جلسے مین صدر انجمن کے احکام کی اطاعت بپابندی قواعد دستور العمل ہذا ہر رُکن پر واجب ہوگی"

دفعہ ۴۹۔ صدر انجمن دوران تقریر مین ہر شخص کو تقریر کرنے سے ممانعت کرنے کے مُجاز ہین اور اُسکی پابندی فرض ہوگی"

دفعہ ۵۰۔ کسی جلسے مین کوئی رُکن باہم تقریر کرنے کا مُجاز نہوگا"

دفعہ ۵۱۔ کسی جلسے مین کسی شخص کی توہین کا اختیار کسیکو نہین ہوگا"

دفعہ ۵۲۔ اگر اتفاقاً کسی جلسے مین دو ممبر اپنے اظہار راے کیواسطے تقریر کرنے کو کھڑے ہو جائین تو میر مجلس کو اختیار رہے کہ اُنمین سے ایک کو اجازت تقریر کی دین"

دفعہ ۵۳۔ ہر شریک جلسۂ عام و خاص کا اپنے خرچ سفر وغیرہ کا خود ذمہ دار ہوگا بشرطیکہ خاص بتجویز جلسۂ انتظامیہ سے کی جائے"

قواعد متفرق

دفعہ ۵۴- اس مجلس کا آغاز سال یکم محرم الحرام سے ہوگا۔

دفعہ ۵۵- تاوقتیکہ جلسۂ عام سے دوسرا مقام نہ تجویز ہو ندوۃ العلما کا دفتر شہر کانپور مین رہے گا"

دفعہ ۵۶ دستور العمل ہذا کی ترمیم وتنسیخ واضافہ صرف جلسہ خاص مین جو اسی غرض کے واسطے منعقد ہوگا ہوسکیگی- اور وہ جلسۂ خاص بہر تنہای دفعہ ۹ سے بپابندی قاعدہ حصۂ آخر دفعہ ۲۲ کے جلسۂ عام مین منتخب ہوا کرے گا"

دستور العمل مجلس مال ندوۃ العلما

ا اس مجلس کے *سات رکن ہونگے مگر چار سے کم کسی حالت مین نہونگے اور سردست (۱) مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس حبیب گنج ضلع علیگڑھ (۲) مولوی حاجی

* پہلے یہ قرار پایا تھا کہ اس مجلس کے پانچ رکن ہون اوسمین سے اوسوقت صرف چار رکن منتخب ہوئے جنکے نام ترتیب مین اول لکھے گئے ہین اوسکے بعد ۱۹- شوال ۱۳۱۴ھ کے جلسے مین حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد کا انتخاب ہوا پھر ۲۵- محرم ۱۳۱۵ھ کے جلسے مین یہ ترمیم کی گئی کہ بجای پانچ کے سات رکن کیے گئے اور مولوی محمد رضا صاحب نائب وزیر بھوپال منتخب ہوئے اور اسی جلسے مین محاسب اور ممتحن حسابات کے دو عہدے قائم کیے گئے اور منشی عبد الرزاق صاحب پیشکار مینوسپل بورڈ کانپور محاسب اور مولوی محمد رضا صاحب ممتحن حسابات منتخب ہوئے۔

محمد یونس خانصاحب رئیس دتاؤلی (۳) خان بہادر منشی اطہر علی صاحب رئیس کاکوری وکیل لکھنؤ (۴) مولوی خلیل الرحمن صاحب تاجر لٹھہ خلف الرشید مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری مرحوم مغفور (۵) حاجی شیخ قادربخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد (۶) مولوی محمد رضا صاحب ڈپٹی کلکٹر مہتمم خزانہ پنشنر سابق و نائب وزیر بھوپال منتخب ہوئے

۲ اس مجلس کا ایک ناظم ہوگا جو اس مجلس کے اراکین سے مجلس مالی منتخب کرلیا کریگی اور سردست مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری کو مقرر کیا۔

۳ جب دو رکن جمع ہوجائین گے تو جلسہ کافی سمجھا جائے گا۔

۴ جن امورمین دونون رکن متفق الراے ہونگے وہ امور قابل نفاذ ہونگے اور در صورت اختلاف راے کے بذریعہ تحریر اراکین غیر موجود سے راے طلب کیجائیگی۔

۵ تمام امور کا فیصلہ کثرت یا اتفاق راے پر کیا جائے گا اور درصورت استواے آرا حالت موجودہ مین وہ راے غالب ہوگی جسطرف خان بہادر منشی اطہر علی صاحب کی راے ہوگی

۶ بلامشورہ و منظوری مجلس مال کے کسی شخص کو مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما کا امین مقرر نہین کرسکے گی۔

۷ کاغذات صیغۂ مال حسب تجویز مجلس مالی مرتب ہوا کرین گے۔

۸ ہر رکن مجلس مالی کو ہروقت کاغذات آمدنی و خرچ وغیرہ متعلقہ صیغۂ مال کی جانچ کا اور موجودات تحویل کی پڑتال کرنے اور حساب لینے کا اختیار ہوگا

۹ جب کوئی رکن مالی اُس شہر مین آئے جہان دفتر ندوۃ العلما موجود ہو تو اوسکو لازم ہوگا کہ معائنہ اوّل سے تاریخ معائنۂ حال تک حسابات کی جانچ کرکے دستخط کردے اگر کوئی اعتراض اور خلاف ورزی ہو تو ناظم ندوہ اور جملہ اراکین مالی کو اطلاع دے۔

۱۰ جملہ رقومات آمدنی ہفتہ وار امین کے پاس ناظم ندوہ کو بذریعۂ چالان بھی کے بھیجکر دستخط امین کے منگا لینا لازم ہوگا۔

۱۱ جملہ رقومات مصارف ہر قسم کے ناظم ندوہ کو امین کے یہان سے بذریعۂ رسید منگا کر خرچ کرنا ہوگا۔

۱۲ اخراجات معمولی کا ایک تخمینہ بنایا جائیگا جسکو ناظم ندوۃ العلما جلسۂ عام مین منظور کراکے اُسکی نقل دستخطی خود ناظم مجلس مالی کو بھیجدین گے۔

۱۳ مجلس مالی رقم مندرجہ تخمینۂ مذکور ناظم ندوۃ العلما کو وقتاً فوقتاً دینے کی اجازت امین کو دے دیگی۔

۱۴ غیر معمولی رقومات ناظم صاحب بپابندی دفعہ ۳۴ دستور العمل ندوۃ العلما امین سے باطلاع مجلس مالی لے سکتے ہین۔

۱۵ امین جو رقم اپنے یہان سے کیسکو دے تو امین پر لازم ہوگا کہ اُسکی سند تحریری دستخط ناظم ندوۃ العلما حاصل کرلے بدون سند مذکور کوئی رقم قابل مجرای حساب سمجھی جائیگی۔

۱۶ امین پابند اُن احکام کا ہوگا جو وقتاً فوقتاً مجلس مالی تجویز کریگی جو رقم امین کیسکو دے اُسکی اجازت خاص یا عام طور پر مجلس مالی سے لیجانیکے بعد دے سکیگا۔

۱۷ جس حکم تحریری پر دستخط دو رکن مالی یا ایک رکن مالی و ناظم ندوہ کے ہونگے ہر صورت مین یہ متصور ہوگا کہ مجلس مالی نے اجازت دیدی۔

۱۸ جسوقت ایک رکن مالی و ناظم ندوہ کی تحریر سے کوئی رقم امین سے دلائی جائے تو رکن دستخط کنندہ کا فرض ہوگا کہ اطلاع اُس خرچ کی اور وجہ ضرورت کی جملہ اراکین مالی کو کر دے۔

۱۹ الف امین ندوہ کو لازم ہوگا کہ جو رقوم اُنکے یہانسے جائین یا اونکے یہان
جمع ہون اونکی فہرست ماہوار ناظم مجلس مالی کو بھیجتے رہین۔
ب اور اسیطرح ناظم ندوة العلما اُن رقوم کی فہرست جو وہ امین سے لین یا اُسکے
پاس جمع کرین ماہوار ناظم مجلس مالی کو بھیجتے رہین۔
۲۰ جو کاغذات موافق دفعہ ۱۹ کے ناظم مجلس مالی کے پاس آئین وہ اپنے دیگر
اراکین مالی کو بھیجتے رہین۔
۲۱ ایک کتاب معائنہ اراکین مجلس مالی دفتر ندوة العلما مین موجود رہے گی جس پر
اراکین مالی اپنی رائے و ہدایات متعلق انتظام مالی تحریر کیا کرینگے۔
۲۲ ناظم ندوة العلما کو اختیار ہوگا کہ بوقت کسی ضرورت خاص کے اپنے
کسی ماتحت کو اپنی جانب سے دستخط کرنے اور روپیہ امین سے لینے کی اجازت
تحریری دین جسکو امین صاحب اپنے پاس محفوظ رکھین گے۔

قواعد مجلس فراہمی سرمایۂ دار العلوم

دفعہ ۱- اس مجلس کا نام مجلس اشاعة العلوم ہوگا۔
دفعہ ۲- اس مجلس کا ایک صدر ایک نائب صدر چار معتمد اور کم سے کم ۱۵ ارکان ہونگے
دفعہ ۳- صدر وہ شخص ہوگا جو علمی حیثیت اور تقدس و فضیلت کے اعتبار سے
ممتاز اور مسلم الثبوت ہو۔
دفعہ ۴ نائب صدر وہ شخص ہوگا جو مذکورہ حیثیتون کے لحاظ سے صدر کے رتبے کے قریب ہو

دفعہ ۵ معتمد وہ شخص ہوگا جسمین شرائط ذیل پائے جائین (۱) عالم ہو (۲) تحریر یا تقریر مین ملکہ رکھتا ہو (۳) ملک پر اوسکا اثر ہو۔

دفعہ ۶ رکن وہ شخص ہوگا جسمین شرائط ذیل پائے جائین۔ تحریر یا تقریر یا ذاتی وجاہت یا حُسن تدبیر سے دار العلوم کیلیے سرمایہ مہیا کرنے مین مدد دیسکتا ہو۔ یا بذات خود دار العلوم کیلیے ایک معتد بہ رقم عطا کرے۔

دفعہ ۷ معتمدین کے فرائض حسب ذیل ہونگے (۱) کم سے کم سال مین ایک مہینا علی الاتصال یا وقتاً فوقتاً ندوہ کے صدر مقام مین آکر قیام کرین (۲) تعلقات و قرب مسافت کے لحاظ سے اپنے خاص حدود مقرر کرین اور ان شہرون مین دورہ کرکے ماتحت مجلسین قائم کرین۔ چندہ مہیا کرین۔ لوگون سے خط وکتابت رکھین اور ان مقامات مین ہر قسم کا کام جو دار العلوم کی تائید اور اعانت سے متعلق ہو اپنے خاص اہتمام مین لین اور اوسکے ذمہ دار رہین (۳) اپنے نواح کی مشہور اور کثیر الشیوع اخبارون مین سے کسی اخبار کو خاص کرلین اور اپنے صیغہ کی تمام کارروائیان وقتاً فوقتاً اسمین شائع کرتے رہین (۴) ملک کے مشہور اخبارونمین وقتاً فوقتاً پُرزور و پُر اثر مضامین دار العلوم اور ندوہ کے متعلق لکھتے رہین (۵) وقتاً فوقتاً ملک کے کسی کسی حصے مین دورہ کرین اور دار العلوم کے مقاصد واغراض پر خطبے دین۔

دفعہ ۸ ہر معتمد کو ایک خاص دفتر رکھنا ہوگا اور ہر قسم کے ضروری کاغذات اور مراسلات و نقشہاے حساب مرتب رکھنے ہونگے اور ان سب نقشون اور نقول مراسلات وغیرہ کے خاکے چھپے ہوئے دفتر ندوہ سے لین گے۔

دفعہ ۹ ہر معتمد کو اپنی سہ ماہی کارروائی ندوہ کے صدر دفتر مین بھیجنی ہوگی اور وہ
عام کارروائی ندوہ کے ساتھ ہر سہ ماہی مین شائع ہوگی۔
دفعہ ۱۰ معتمدین جو چندہ وصول کرین جب وہ سو کی تعداد تک پہونچ جائے تو
فوراً ناظم مجلس مال کے پاس روانہ کردیا جائے۔
دفعہ ۱۱ معتمدین کو مصارف دورہ وغیرہ حسب ضرورت بمنظوری مجلس انتظامیہ دیے جائینگے
دفعہ ۱۲۔ ندوے کی طرف سے ہر معتمد کو ایک مُہر دی جائیگی جسپر یہ الفاظ کندہ ہونگے
(مجلس اشاعۃ العلوم)
دفعہ ۱۳۔ کوئی شخص معتمد نہو سکے گا جب تک مجلس انتظامیہ کے ارکان کثرت رائے
سے منظور نہ کرین۔
دفعہ ۱۴۔ جو شخص معتمد منتخب ہوگا ندوے کی طرف سے اُسکا معتمد ہونا مشتہر کیا جائیگا
اور اُسکے ساتھ اُن مقامات کی تفصیل ہوگی جو اُسکے حدود معتمدی قرار پائے ہون تاکہ
وہانکے لوگ اس سے باسانی خط وکتابت کرسکین۔
دفعہ ۱۵۔ کسی معتمد کو دوسرے معتمد کے حدود مین دورہ کرنا یا اور کسی قسم کی مفید
کارروائی کرنا ممنوع ہوگا بشرطیکہ اُس حد کے معتمد اُسکو پسند کرین۔
دفعہ ۱۶۔ جائز ہوگا کہ دو تین معتمد ایک ساتھ ملکر دورہ کرین۔
دفعہ ۱۷۔ اگر ایک معتمد دوسرے معتمد کی شرکت کسیوقت ضروری سمجھے تو حتی الوسع
یہ معتمد اُسکی معاونت کرے۔
دفعہ ۱۸۔ کوئی شخص رکن مقرر نہو سکے گا جب تک کہ اوسکے انتخاب مین بعد مجرا
کرنے تعداد سائلین کے کثرت رائے نہو۔

دفعہ ۱۹۔ ہر رُکن کو ندوے کی مجلس انتظامیہ کی طرفسے ایک سند عطا ہوگی۔

دفعہ ۲۰۔ ارکان کو ضرور ہوگا کہ اپنے مقام سکونت مین یا اور مقامات مین تحصیل چندہ کی کارروائی کرین۔

دفعہ ۲۱۔ مجلس انتظامیہ یہ عام اعلان دیگی کہ کوئی شخص معتمدین وارکان کو کسی مقدار کا چندہ نہ دے جب تک اُس سے رسید مُہری ودستخطی مصدقہ مجلس نہ حاصل کرے۔

دفعہ ۲۲۔ اراکین جو روپیہ جمع کرین گے وہ اُس حدود کے معتمد کے نام فوراً بھیجدین گے بشرطیکہ زیادہ صرف نہو ورنہ ناظم مجلس کے پاس بھیجین گے اور جسکو روپیہ بھیجا جائیگا وہ اپنی مہری رسید اُنکے نام روانہ کرے گا۔

دفعہ ۲۳۔ اگر یہ معلوم ہوکہ رُکن یا معتمد سے اغراض ندوہ کی تائید اور وصول چندہ مین کوئی مدد نہین ملی تو اُسکا نام فہرست ارکان ومعتمدین سے خارج کردیا جائے گا۔

دفعہ ۲۴۔ جسوقت دارالعلوم قائم ہوجائے گا اُسوقت غور ہوگا کہ یہ معتمدین دارالعلوم کے تعلیمی اُمور مین بھی معتمد رہینگے یا نہین۔

قواعد

مجلسہای ماتحت ندوۃ العلما

دفعہ ۱۔ ندوۃ العلما کے ماتحت تمام شہرون مین مجلسین قائم ہوسکتی ہین جنکا نام انجمن

معین اللہ ندوہ ہوگا۔

دفعہ ۲۔ جب کسی شہر مین کوئی شخص یا چند اشخاص مجلس قائم کرنی چاہین گے تو ضرور ہوگا کہ پہلے وہان ایک عام مجلس کرکے اُس مجلس کے عہدہ دار و ارکان مقرر کیے جائین اور اُسکی مفصل رودادناظم ندوۃ العلما کے پاس بھیجی جائے اور ناظم مختصر رپورٹ اُسکی جلسۂ انتظامیہ مین پیش کرے۔

دفعہ ۳۔ مجلس انتظامی کو اگر اطمینان ہوگا تو وہ اُس مجلس کو تحریری اجازت دے گی اور سند مُہری بھیجیگی جس سے وہ مندرجۂ ذیل کارروائیونکی مجاز ہوگی۔

دفعہ ۴ مجلس ماتحت کو اس صورت مین اختیار ہوگا کہ سرمایہ ندوہ کیلیے چندہ جمع کرے

دفعہ ۵ مجلس ماتحت یہ عام اعلان دیگی اور اخبارات مین شائع کریگی کہ کوئی شخص کسی عہدہ دار مجلس ماتحت کو کسی مقدار کا چندہ اُسوقت تک ندے جبتک کہ اوس عہدہ دار سے رسید مُہری و دستخطی مصدقۂ مجلس نہ حاصل کرے۔

دفعہ ۶ جو روپیہ جمع ہوگا وہ وہین کسی معتبر کے پاس جسکو ارکین اُس مجلس کے تجویز کرین جمع کیا جائے گا۔

دفعہ ۷ جب روپے کی مقدار سو تک پہنچ جائے تو وہ روپیہ ناظم ندوہ کے نام بذریعۂ منی آرڈر یا نوٹ وغیرہ کے روانہ کردیا جائے گا اور ناظم اپنی مہری رسید مجلس کے پاس بھیجے گا۔

دفعہ ۸ روپیہ دینے والا یہ متعین کرے گا کہ وہ ندوے کی کس شاخ کیلیے روپیہ دیتا ہے یعنی دارالعلوم کیلیے یا اشاعت اسلام کیلیے یا محکمۂ افتا کیلیے یا اور مقاصد کیلیے اور وہ اسی تصریح کے ساتھ رجسٹر مین سیاہہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۹ مجلس تحت ہر سہ ماہی مین ایک نقشہ مرتب کرکے ناظم ندوہ کے پاس بھیجا کرے گی جسمین ظاہر کیا جائے گا کہ اِس مدت مین اوسنے کیا کارروائی کی اورکسقدر روپیہ وصول کیا اور جو کچھ صرفہ فراہمی چندہ و اعلان وغیرہ مین ہوگا وہ بھی نقشۂ مذکور مین درج کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۰ مجلس معین الندوہ کوئی کام بالاستقلال کرنے کی مُجاز نہو گی اور اُسکا مقصد سوا تائید مقاصد ندوہ کے اور کچھ نہوگا۔

دفعہ ۱۱۔ ایسی انجمنین جو اب تک قائم ہوچکی ہین یا آیندہ قائم ہون بشرطیکہ اونکی مقاصد ندوے کے مقاصد کے خلاف نہون ندوہ کے ماتحت ہوسکتے ہین۔

دفعہ ۱۲۔ اور ایسی مجلسین اپنی ذمہ داری سے اگر ایسا کام کرنا چاہین جو ندوے کی منظورشدہ تجویز کے متعلق ہو تو باجازت ونگرانی مجلس انتظامیہ ندوہ کے کرسکین گی۔

دفعہ ۱۳۔ اور ایسی مجلسین اپنی ذمہ داری سے اگر ایسا کام کرنا چاہین جو مقاصد ندوہ کے مناسب ہو تو بنگرانی مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما کے کرسکین گی

دفعہ ۱۴۔ معین الندوہ کا ناظم مصارف سالانہ کا اندازہ کرکے ناظم ندوۃ العلما کے پاس بھیجے گا ناظم ندوہ اُسکو مجلس انتظامیہ مین پیش کرینگے بعد منظوری مجلس انتظامیہ کے مصارف منظورشدہ کو بطور خود صرف کرنے کی مجلس مذکور مُجاز ہی۔

دفعہ ۱۵۔ بعد اخراجات مذکورہ کے جو روپیہ بچے گا وہ حسب قاعدہ دفعہ ۷ کے ناظم ندوہ کے پاس روانہ کیا جائے گا اور ہر سہ ماہی مین اُسکا حساب حسب دفعہ ۹ کے بھیجا ہوگا

دفعہ ۱۶۔ بحیثیت مجموعی ارکان مجلس ماتحت کو ایک رکن انتظامی ندوہ کے برابر حقوق دیے جائین گے۔

دستور العمل مجلس اشاعۃ الاسلام

دفعہ ۱ - اِس مجلس کا نام مجلس اشاعۃ الاسلام ہوگا۔

دفعہ ۲ - اِس مجلس کے فرائض حسب تفصیل ذیل ہونگے (۱) فراہمی سرمایہ (۲) تعین حد ود (۳) تبادلۂ واعظین (۴) ہدایت ونگرانی واعظین۔

دفعہ ۳ - اِس مجلس مین ایک صدر اور بارہ ارکان ہونگے اور ضرورت کیوقت تعداد کے بڑھانے کا اختیار رہے۔

دفعہ ۴ - ارکان وہ ہونگے جو پابند شرع ذی رائے ہون اور اس کام مین اُنسے مدد ملنے کی اُمید ہو۔

دفعہ ۵ - ارکان کو اپنے مقام کے چیدہ اشخاص کی ایک مجلس منعقد کرنی ہوگی اور وہی رُکن اُس مجلس کا معتمد قرار دیا جائیگا۔

دفعہ ۶ - اگر کوئی رُکن کسی مجلس کا پہلے سے معتمد ہے اور اس مجلس سے وہ امور مندرجہ دفعہ ۷ کی کارروائی کرسکتا ہے تو وہی مجلس ماتحت متصور ہوگی۔

دفعہ ۷ ہر مجلس ماتحت مندرجۂ ذیل اُمور کی ذمہ دار ہوگی۔ (۱) فراہمی سرمایہ (۲) ہدایت ونگرانی واعظین (۳) تعمیل احکام صدر مجلس اشاعۃ الاسلام۔

دفعہ ۸ - مجلسہای ماتحت کو اختیار رہوگا کہ اپنے یہانکے مناسب قواعد مقرر کرین مگر اِس دستور العمل کے خلاف کوئی امر نہو۔

دفعہ ۹۔ جلسہای مجلس اشاعۃ الاسلام و مجلسہای ماتحت حسب اقتضاے وقت و ضرورت ہوتے رہین گے۔

دفعہ ۱۰۔ معتمدین مجلسہای ماتحت کو ضرور ہی کہ وہ سہ ماہی کارروائی صدر دفتر مین بھیجتے رہین۔

دفعہ ۱۱۔ واعظ دو قسم کے ہونگے (۱) وہ جو ممالک غیر مین تبلیغ اسلام کیلیے بھیجے جائین گے (۲) وہ جو ہندوستان مین اشاعت پر معمور ہونگے اور اسکی کارروائی بالفعل شروع کی جائے گی۔

دفعہ ۱۲۔ واعظین کا تقرر باختیار مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما کے ہوا کرے گا۔

دفعہ ۱۳۔ وہ حضرات جو اس خدمت کو بلا معاوضہ کرنا چاہین گے اونکو مجلس نہایت خوشی اور شکریے کے ساتھ قبول کرے گی۔

دفعہ ۱۴۔ اگر کسی مقام کے باشندے خاص طور پر اپنے یہان واعظ مقرر کرنا چاہین اور اوسکے مصارف کے خود متکفل ہون تو اونکو ضرور ہے کہ وہ کم سے کم ایک سال کے مصارف جمع کر دین۔

دفعہ ۱۵۔ جب مجلس انتظامیہ کو سرمائے کی طرف سے اطمینان ہوجائیگا تو واعظ مقرر کرکے بھیجدے گی۔

دفعہ ۱۶۔ ایسے واعظون کو بھی مجلس اشاعۃ الاسلام کے قواعد کی پابندی جو وقتاً فوقتاً نافذ ہوتے رہین کرنی واجب ہی۔

دفعہ ۱۷۔ واعظین کسی حالت مین اس بات کے مجاز نہونگے کہ نذر و ہدیے کے طور پر کوئی رقم کسی شخص سے لے سکین۔

دفعہ ۱۸ " واعظین بغیر خاص اجازت کے ندوے کے واسطے کسی قسم کے چندے لینے کے مُجاز نہونگے "

دفعہ ۱۹ " واعظین کا ردوبدل ایک مقام سے دوسرے مقام کو حسب صوابدید مجلس ہوتا رہے گا "

دفعہ ۲۰ " تمام اُن احکام و ہدایات کی تعمیل انپر فرض ہوگی جو وقتاً فوقتاً لکھکر عارضہ اُنکو دیے جاوینگے

التماس

یامعشر المسلمین! یہ عام طور پر شکایت کی جاتی تھی کہ ندوہ کے مقاصد و اغراض اور اُسکے قواعد وضوابط اچھے طور پر شائع نہین کیے جاتے۔ اسلیے وہ سب ایک جگہ جمع کرکے آپ کی خدمت مین پیش کیے جاتے ہین اور یہ گزارش کیجاتی ہی کہ انکو نیک نیتی اور انصاف کی نظر سے دیکھیے اور بغور وفکر ملاحظہ کیجیے۔ اگر اسکے متعلق آپ نیک نیتی سے کوئی مشورہ دین گے تو ارکان انتظامیہ اُسکو نہایت شکر گزاری کے ساتھ قبول کرکے اُسپر غور وفکر کرین گے اور جب آپکی راے کی عمدگی اُنپر ظاہر ہو جائے گی تو اُسکے ماننے مین انشاءاللہ تعالے اُنکو کچھ تامل نہو گا۔

راقم

مجلس انتظامی ندوۃ العلما

اعلان کتب موجودہ دفتر ندوۃ العلما

اسمای کتب	قیمت باعتبار کاغذ عمدہ	قیمت باعتبار کاغذ رسمی	کیفیت
حصۂ دوم روداد سال اوّل	۷/	+	اسمین مولوی شبلی صاحب نعمانی۔ مولوی الطاف حسین صاحب حالی۔ مولوی عبدالعلی صاحب مدراسی و دیگر علما کی تقریرین درج ہین۔
رسالہ تنظیم	عہ/	۱۲/	یہ رسالہ مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی کا درباب اصلاح طریقۂ تعلیم ہے
مضامین ثلثہ	۳/	۲/	اسمین مولوی عبدالحق صاحب و مولوی حبیب الرحمن خانصاحب و مولوی غلام محمد صاحب کی تقریرین ہے
مضامین نظم و نثر	۷/	۵/	اسمین تیرہ تقریرین ہین جو جلسۂ دوم ندوۃ العلما مین پیش ہوئی تھین۔
مضامین اربعہ	۸/	۶/	اسمین مولوی ابراہیم صاحب آروی مولوی اعظم حسین صاحب خیرآبادی و مولوی شبلی صاحب نعمانی و مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی کی تقریرین ہین۔
روداد سال دوم	۱۲/	۱۰/	اسمین جلسۂ ندوۃ العلما منعقدۂ لکھنؤ کی مفصل کیفیت درج ہے۔
تجویز دارالعلوم	۳/	۲/	اسمین وہ مضامین اور تقریرین درج ہین جو اہل علم اور اہل الرای نے دارالعلوم کے بابت کی ہین۔
روداد سال سوم مع ضمیمہ			اسمین جلسۂ ندوۃ العلما منعقدۂ بانس بریلی کی مفصل کیفیت لکھی ہے۔
مقاصد و ضوابط ندوۃ العلما	۳/	۲/	اسمین مختصر طور پر کل مقاصد ندوہ کی اور اُسکے تمام ضوابط و قواعد مفصل درج کیے گئے ہین۔
البرق اللامع والنور الساطع	۲/	۱/	اسمین علمای مدینۂ منورہ اور علمای ہندوستان کے فتوے ندوے کی حقانیت کے ثبوت مین درج ہین۔
القول الفاصل بین الحق والباطل	۲/	۱/	اسمین نہایت خوبی اور سنجیدگی سے ندوے کی عظمت ثابت کی گئی ہی
ارشاد الکملا	۳/	۲/	یہ عجیب و غریب رسالہ ہی جسمین اہل خلاف کے تمام شکوک و شبہات کے جواب بدلائل قرآن و حدیث و اقوال ائمہ و اکابر سلف دیے ہین۔
روداد سال چہارم	عہ/	۱۴/	اسمین جلسۂ چہارم منعقدۂ میرٹھ کی مفصل کیفیت مع نظم و نثر مولوی ابوالقاسم فضل رب صاحب عرشی درج ہے۔
علمای سلف	۱۰/	۸/	اس عنوان پر ایک مضمون مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے جلسۂ چہارم مین پیش کیا ہی جسمین نہایت محنت و تلاش سے قدما کی طرز زندگی کا خاکہ دکھایا ہی یہ مضمون قابل دید ہے

خلاصہ تجاویز ندوة العلما

مسلمانونکو عرصے سے معلوم ہوچکا ہی کہ صرف انھین کی اصلاح و ترقی کیلیے ندوة العلما کے نام سے یہ مجلس قائم ہوئی ہی جسکے ارکان وعمائد وہ حضرات ہین جنپر انھون نے ہمیشہ اعتماد کیا ہی اور انھین کے حسن تدبیر سے اُنکو ہمیشہ ترقی نصیب ہوئی ہی مگر افسوس ہی کہ باوجود علم ویقین کے ابتک وہ ندوے کے ساتھ اسقدر دلاویزی نہین رکھتے جتنی کہ ہونی چاہیے -

ندوة العلما کی اصلی غرض یہ ہی کہ اہل اسلام کو دینی و دنیوی بہبودی نصیب ہو اِسلیے اِسنے مندرجہ ذیل تجویزین منظور کی ہین (۱) دار العلوم - سب سے زیادہ ضروری اور مسلمانون کے پھر از سرنو اقبالمند ہونے کا زینہ ہی جسکی ضرورت کو اہل علم اور اکابر اہل اسلام نے نہایت شد ومد سے تسلیم کیا ہے - یہان تک کہ بعض بزرگون نے اِسکو من اللہ اور الہامی تجویز بیان کیا ہی (۲) اشاعة الاسلام اِسکی ضرورت جیسی خود ہی خود مسلمانون کو معلوم ہی کہ ہندوستان ہی مین صدہا بستیان ایسی ہین جہان کے باشندے برائے نام مسلمان ہین اِسلیے واعظین کا ایسی بستیون مین مقرر کرنا ضرور ہی جو وعظ وہدایت سے مسلمانون کو احکام شریعت کی تعلیم دین جرائم اور خلاف تہذیب امور سے روکین کسب حلال اور تجارت صحیحہ کیطرف راغب کرین (۳) دار الافتا - اسکی ضرورت اِسلیے زیادہ ہوگئی ہی کہ آجکل معاملات کے نئی نئی صورتین پیش آنے لگی ہین اور جب علما کی خدمت مین وہ پیش کیجاتی ہین تو ضیق فرصت کی وجہ سے وہ جواب نہین دیسکتے پس اُن لوگون کو جو تعلقات دنیاوی کے ساتھ تجارت یا صنعت یا حرفت یا کسی دوسرے کام مین مشغول ہین دو دقتین پیش آتی ہین یا تو ان معاملات کو چھوڑ دینا پڑتا ہی جسکی صحت وفساد مین انکو شبہہ ہی یا اُن امور کے وہ مرتکب ہوتے ہین اور دنیا کے پیچھے اپنی آخرت بگاڑ دیتے ہین (عیاذا باللہ) یہ دونون صورتین نقصان کی ہین ایک مین دنیوی نقصان اور دوسرے مین خسران اور وبال آخرت -

مگر ان سب تجویزون کے جاری کرنے کے لیے بہت بڑے سرمائے کی ضرورت ہی اور اِسکا جمع ہونا کچھ دشوار نہین بشرطیکہ اہل اسلام ان تجویزون پر عمل کرین جن کا ذکر ہمنے اِس روداد کے ضمیمہ نمبر ۲ صفحہ ۱۹ تا ۲۴ مین کیا ہے - واللہ المستعان -